ماہنامہ
علم و سائنس
جولائی 2017
شوال المکرم 1438ھ
عید مبارک
کریڈٹ کارڈ سائز کمپیوٹر
کمپیوٹر سپائے پروگرام سے اپنی
ٹائپنگ محفوظ کریں
یوٹیوب: غیر مناسب ویڈیوز کو بند کریں
اپنےوائی فائی راؤٹر کا پاسورڈ معلوم کریں
وائی فائی یوزر کا پتہ لگائیں

QURAN classes for adults and children in various languages

- English
- Arabic
- Pashto
- Farsi
- Punjabi
- Urdu

- Reading and mevorization with tajweed
- Highly qualified and trained male & female Quran teachers
- Live Quran classes on skype messanger for free

24/7 Classes

People who cannot afford other islamic school or academy fee,can join our academy without any hesitation

 +92 333 5182347

 muhammad.afzal339@yahoo.com

قرآن وسنت اور سائنسی علوم کی تعلیمات کا علمبردار

ماہنامہ

علم و سائنس

اسلام آباد

رجب: ۱۴۳۸ | شمارہ: 01 | اپریل: 2017

قیمت فی شمارہ: 30 سالانہ: 360

ای میل: Email: shumarah@ilmoscience.com

فیس بک ایڈریس: Face book: Ilm o Science

ٹویٹر ایڈریس: Twiter: Ilm o Science

ویب سائٹ: Web: www.ilmoscience.com

ای میل: Email: mudeer@ilmoscince.com

فون نمبر: Phone: 0333-5182347 , 0315-6791331 , 0303-3181987
0344-9450609 , 0333-5491331 , 0322-9873038

فہرست

اداریہ

اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ہمارا یہ تیسرا شمارہ ہے ہم یہ تو نہیں کہیں گے کہ پہلے دو شماروں کو بہت سارے قارئین نے پسند کیا ہے لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ جتنے قارئین نے بھی پچھلے دو شمارے پڑھیں، سب نے تعریف کی ہے الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہماری سستی ہے کہ ہم اتنے بہترین شمارے کو عام قاری کے علم میں نہ لاسکیں وگرنہ ہمیں اللہ تعالی کی ذات سے پوری امید ہے کہ اس شمارے کو پڑھنے کے بعد ایک قاری اگلے شمارے کا انتہائی بے چینی کے ساتھ انتظار کریگا۔ ویسے ادارے کی ٹیم پوری کوشش کررہی ہے کہ یہ شمارہ (جو ملک عزیز کی مادری زبان میں علوم وفنون کی روشنی پھیلا رہا ہے) ہر ایک کے علم میں آسکے۔

لیکن پھر بھی ہماری ٹیم کتنی کوشش کریگی، ظاہر ہے شمارے کی ٹیم بھی اپنے مسئلے مسائل رکھتی ہیں ان کی بھی ضروریات ہیں، ان کی پاس بھی وقت کی کمی ہے اور یہ تو مشہور کہاوت ہے کہ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی، یعنی اگر شمارے کے قارئین بھی اس معاملے میں شمارے کی ٹیم کی مدد کریں تو یہ تشہیر اور بھی بڑھ سکتی ہے ایسے میں اگر شمارے کے وہ قارئین جنہیں اس شمارے کا علم ہے اور اس کار خیر میں شمارے کی ٹیم کا ہاتھ بٹھائیں تو بہت سارے لوگوں کو اس شمارے کا علم ہوسکتا ہے۔

ہماری معلومات کے مطابق پچھلے دو شماروں کے قارئین کی تعداد ایک ہزار کے قریب پہنچ چکی ہے تو اگر ہر قاری پانچ پانچ قاریوں کو بھی شمارے کے بارے میں بتائے تو یہ تعداد کافی بڑھ سکتی ہے اور نہ صرف انہیں بتائے

بلکہ انہیں بھی اس پر تیار کریں کہ وہ بھی اس شمارے کی تشہیر کریں تاکہ اس شمارے کے بارے میں ہر ایک کو پتہ چلے۔
اسی طرح آپ کی تھوڑی سے کوشش سے بہت سارے لوگوں کا بھلا ہوگا ،لوگوں کو صاف ستھری چیزیں پڑھنے کو ملیں گی اور ہمارے کام کی حوسلہ افزائی بھی ہوگی جس کی وجہ سے ہم اپنے کام کو مزید بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش مزید بہتر طور پر کریں گے۔اور یوں آپ کی تھوڑی سی کوشش سے بہت سو کا فائدہ بھی ہوگا
ہمیں امید ہے کہ شمارے کے قارئین اس بابت ہماری گذارشات پر عمل پیرا ہوں گے اور شمارے کی تشہیر میں اپنا حصہ ضرور ڈالیں گے

والسلام

اللہ تعالی ہم سب کا حامی و ناصر ہو

حمدِ باری تعالیٰ

رفعتیں تیرے لیے، سب عظمتیں تیرے لیے
خالقِ حروف و بیاں سب مدحتیں تیرے لیے

زندگی تیرے لیے اور بندگی تیرے لیے
الفتیں تیرے لیے سب چاہتیں تیرے لیے

تو کہ لامحدود ہے حدِ مکاں بھی تجھ سے ہے
سرحدِ امکاں تلک سب رفعتیں تیرے لیے

عقل حیران ہے کہ کیسا ہے نظامِ کائنات
اے حکیمِ بے بدل! سب حکمتیں تیرے لیے

میں کہ بندہ ہوں تو پھر بندے کا کیسا اختیار
قادرِ مطلق ہے تو سب قدرتیں تیرے لیے

حرف سب تیرے لیے ہیں لفظ سب تیرے لیے
صورتِ اظہار کی سب صورتیں تیرے لیے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

سوچتا ہوں میں وہ گھڑی کیا عجب گھڑی ہوگی
جب درِ نبی ﷺ پر ہم سب کی حاضری ہوگی

آرزو ہے سینے میں گھر بنے مدینے میں
ہو کرم جو بندے پر بندہ پروری ہوگی

کبریا کے جلووں سے کیا سما بدا ہوگا
محفل نبی ﷺ جس دم عرش پر سجی ہوگی

بات کیا ہے بادِ صبا اتنی کیوں معطر ہے
سبز سبز گنبد کو چھو کر چلی ہوگی

سو کھلیں گے ان کے لیے رحمتوں کے دروازے
نعتِ مصطفیٰ ﷺ جس نے ایک بھی سنی ہوگی

رب مصطفیٰ ﷺ کی قسم پر سکوں ہوں میں اب تک
تم بھی نام لو ان کا گھر میں روشنی ہوگی

ارکان اسلام نماز وزکوۃ

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ
تَجِدُوهُ عِندَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (البقرہ: ۱۱۰)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور تم جو بھی نیک کام بھلائی کے واسطے جمع کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ کر اس کو پالو گے۔ اللہ تعالیٰ وہ سب دیکھ رہا ہے جو تم کر رہے ہو۔

تشریح: عبادات میں نماز کو بنیادی حیثیت حاصل ہے جس نے نماز قائم کی گویا اس نے دین کے دوسرے احکام کو قائم کیا اور جس نے اسے ضائع کیا گویا اس نے دین کے دیگر احکام کو بھی ضائع کیا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے پابندی کے ساتھ اسے ادا کرے مثلاً باجماعت نماز پڑھے، تکبیر اولیٰ پانے کی کوشش کرے اور صفِ اول کا اہتمام کرے۔

اس آیت میں دوسرا حکم زکوٰۃ کا ہے جو دین کے بنیادی ارکان میں سے ہے اس کے ادا کرنے سے باقی مال پاکیزہ بن جاتا ہے، برکتیں آجاتی ہیں، فقراء اور بیکسوں کے تعاون کی صورت نکل آتی ہے۔

نماز اور زکوۃ کو بعد اللہ تعالیٰ نے ایک عام اصول بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال واحوال سے باخبر ہے، اخلاص کے ساتھ اسی کی رضا اور خوشنودی کے لیے جو بھی نیکی و بھلائی کرو گے اس کا اجر وثواب اور بہتر سے بہتر صلہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں پاؤ گے، انسان کے اعمال صالحہ ذخیرہ بن کر آخرت کی فلاح ونجات کا ذریعہ بنتے ہیں۔

حدیث شریف میں دنیا کو آخرت کی کھیتی کہا گیا ہے یعنی جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے، انسان دنیا پرستی میں

مبتلا نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی یاد کو زندگی کی اساس بنائے، آخرت کی فکر کو بڑھائے، آنے والی زندگی کے لئے اچھے اعمال کر کے زادِ راہ مہیا کرے، جہاں ہر چھوٹا بڑا عمل سامنے لایا جائے گا، اچھائی کا بدلہ اچھا اور برائی کا برا بدلہ ملے گا۔

تجوید کی ضروری اصطلاحات

تجوید کی اصطلاحات ان اشیاء میں سے ہیں اگر ان کو یاد کیا جائے تو تجوید سمجھنے میں بہت آسانی رہتی ہے چنانچہ

ابتداء: جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کو چھوڑ کر اگلے کلمے سے پڑھنا

اعادہ: جس کلمہ پر وقف کیا جائے دوبارہ اسی کلمے سے پڑھنا

ادغام: ایک جیسے دو حروف اگر کسی جمع ہو جائیں تو ان میں سے پہلے یعنی ساکن حرف کو دوسرے یعنی متحرک حرف کے ساتھ ملانا

مدغَم: جس حرف کو دوسرے کے ساتھ ملایا ہو مثلا: اَبَّ اس میں پہلی ساکنہ باء مدغَم ہےیعنی اس باء کا ادغام ہوا ہے

مدغَم فیہ: جس حرف کے ساتھ ملایا ہو مثلا: اَبَّ اس میں دوسری متحرکہ باء مدغَم فیہ ہے یعنی اس میں پہلی باء کو مدغم کیا گیا ہے

ادغام صغیر: مدغم ساکن اور مدغم فیہ متحرک ہو جیسے قُل لا ، قَد دَخَلُو

ادغام کبیر: مدغم اور مدغم فیہ دونوں متحرک ہوں جیسے قَالَ لَھُم ، اَفَاقَ قَال ، یَقُولُ لَہُ

ادغام کبیر کے شرائط

مدغم مشدد نہ ہو جیسے مَسَّ سَفَرَ

مدغم حرف مدہ نہ ہو جیسے فِی یُوسُفَ

مدغممون نہ ہو جیسے جَنّاتٍ تَجرِی

مدغم فیہ ساکن نہ ہو جیسے رُدِدتُ

مد: حرف کو مقدار اصلی سے زیادہ کھینچ کر پڑھنا

قصر: حرف کو مقدار اصلی کے برابر پڑھنا

صلہ: کسرہ پر یا حرف مدہ اور ضمہ پر واؤ حرف مدہ کو کھیچ کر پڑھنا

حالتین: وقفا وصلا پڑھنا

اختلاس: فتحہ، کسرہ اور ضمہ کے تین حصوں میں سے دو حصوں کی ادائیگی کرنا

نقل: ہمزہ قطعی کی حرکت نقل کر کے ماقبل کے حرف صحیح ساکن کو دے کر ہمزہ کو تلفظ میں حذف کرنا جیسے

قَد اَفلَحَ سے قَدَفلَحَ

نقل کے شرائط

حرف ساکن اور ہمزہ دو کلموں میں ہو

ہمزہ قطعی ہو وصلی نہ ہو

حرف صحیح ہو حرف مدہ نہ ہو

میم جمع نہ ہو

صورت نقل: ہمزہ وصلی کی حرکت نقل کر کے ماقبل کے حرف کو دینا جیسے مِن اللہ سے مِنَ اللہ

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اخلاق حسنہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرو رضی الله عنہما قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ انَّ مِنْ خِیَارِکُمْ أَحْسَنُکُمْ أَخْلَاقًا(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی تعلیمات میں ایمان کے بعد جن چیزوں پر بہت زیادہ زور دیا ہے اور انسان کی سعادت کو ان پر موقوف بتلایا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان اخلاق حسنہ اختیار کرے اور بُرے اخلاق سے اپنی حفاظت کرے۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے جن مقاصد کا ذکر قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے ان میں سے ایک یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ کو انسانوں کا تزکیہ کرنا ہے۔ اور اس تزکیہ میں اخلاق کی اصلاح اور درستی کی خاص اہمیت ہے۔ اخلاق کی درستی اور اس کو اللہ جل شانہ کے احکام کے مطابق بنانا اتنا ہی ضروری اور اتنا ہی اہم اور واجب ہے جتنا کہ عبادات کو بجالانا ضروری ہے۔ اخلاق کا مطلب عُرف عام میں کچھ اور سمجھا جاتا ہے، اور جو اخلاق شریعت میں مطلوب ہیں وہ کچھ اور ہیں۔ عُرفِ عام میں اخلاق اس کو کہتے ہیں کہ ذرا مسکرا کر کسی سے مل لیا، اس کے ساتھ خندہ پیشانی سے، نرمی سے بات کرلی۔۔ کہتے ہیں کہ اس کے اخلاق بہت اچھے ہیں یہ بہت خوش اخلاق آدمی ہے۔ لیکن جس اخلاق کا مطالبہ دین نے ہم سے کیا ہے اس کا مفہوم اس سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ صرف اتنی بات نہیں کہ لوگوں سے خندہ پیشانی سے مِل لے، اگرچہ یہ لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی اس کا ایک درجہ ہوتا ہے لیکن یہ اصل اخلاق نہیں، بلکہ اصل اخلاق انسان کے باطن کی، اس کے دل کی، اسکی روح کی ایک صفت ہے انسان کے باطن کے اندر مختلف قسم کے جذبات، خیالات، خواہشات پروان چڑھتے ہیں، ان کو اخلاق کہتے ہیں اور ان کو درست کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں۔ (ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ ایمان اور اخلاق میں ایسی نسبت ہے کہ جس کا ایمان کامل ہوگا اس کے اخلاق بھی لازماً بہت اچھے ہوں گے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مؤمن کے میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزنی اور بھاری چیز جو رکھی جائے گی وہ اس کے اچھے اخلاق ہوں گے۔ (ترمذی)

عورتوں کا نماز کے لیے مسجد جانا

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض احادیث کے مطالعے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عورتوں کو حضور ﷺ کے زمانے میں اندھیرے یعنی عشاء اور فجر کے وقت جماعت میں حاضر ہونے کی اجازت تھی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا

مسلمان عورتیں حضور ﷺ کے ساتھ نمازِ فجر میں شامل ہونے کی خاطر چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوا کرتی تھیں۔ جب نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے گھروں کو واپس آ جاتیں اور اندھیرے کے باعث کوئی بھی انہیں پہچان نہیں سکتا تھا

عُروَۃُ بنُ الزُّبیرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخبَرَتهُ قَالَت کُنَّ نِسَاءُ المُؤمِنَاتِ یَشهَدنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ صَلوٰۃَ الفَجرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ یَنقَلِبنَ إِلَی بُیُوتِهِنَّ حِینَ یَقضِینَ الصَّلوٰۃَ لاَ یَعرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الغَلَسِ

(صحیح البخاری کِتَابُ مَوَاقِیتِ الصَّلوٰۃِ بَابُ وَقتِ الفَجرِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے اجازت طلب کریں تو تم ان کو اجازت دیا کرو

عن ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم قَالَ إِذَا استأذَنَکُم نِسَاؤُکُم باللَّیلِ إلی المَسجِدِ فاذَنُوا لَهُنَّ

(منار القاری شرح مختصر صحیح البخاری أبوَابُ صِفَةِ الصَّلوٰۃِ بَابُ خرُوجِ النِّسَاءِ إِلَی المَسَاجِدِ باللَّیلِ وَالغلس)

لیکن یہ اجازت محض رخصت واباحت کی بنا پر تھی، کسی تاکید یا فضیلت واستحباب کی بنا پر نہیں اور یہ بات ماقبل میں

ذکر کردہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطالعے سے معلوم ہوتی ہے کہ جس میں وارد ہے کہ اگر عورتیں اجازت طلب کریں تو انہیں اجازت دیں اور اگر اجازت نہ طلب کریں اور گھر میں پڑھنا چاہے تو یہ ان کے لیے مسجد سے زیادہ فضیلت والی بات ہے اور یہ بات متعدد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے جو آگے آرہی ہیں

جیسا کہ میں ماقبل میں تحریر کر چکا ہوں کہ احادیث کے مطالعے سے عورتوں کے لیے اندھیرے میں جانے کی رخصت معلوم ہوتی ہے تو اس رخصت و اباحت کے باوجود حضور ﷺ کی تعلیم اور ارشاد یہی تھا کہ عورتیں اپنے گھروں میں نماز پڑھیں، اور آپ ﷺ اسی کی ترغیب دیتے تھے اور فضیلت بیان فرماتے تھے۔

زیر نظر مضمون میں اختصار کے ساتھ وہ چند روایتیں ذکر کی جائیں گی جن میں عورتوں کے لیے نماز پڑھنے کی جگہ مسجد سے بہتر ان کے گھروں کو قرار دیا گیا ہے ان کے بعد ضروری ابحاث اور خلاصہ کلام ہوگا۔لہذا اس مسئلے کو سمجھنے کے لیے مضمون کا اول تا آخر مطالعہ ضروری ہے

(1) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی زوجہ حضور ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
عورتوں کے لیے نماز کی بہترین جگہ ان کے گھروں کا اندرونی حصہ ہے

سنن کبری بیہقی، کنز العمال، مسند احمد

أُمِّ سَلَمَةَ زَوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعرُ بُيُوتِهِنَّ

(السنن الکبری للبیهقی کتاب الصلوة جُمَّاعُ أَبوَابِ إِثبَاتِ إِمَامَةِ المَرأَةِ وَغَيرِهَا بَابُ خَيرِ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعرُ بُيُوتِهِنَّ)

(2) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت ام حمید ساعدی رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) نماز پڑھوں، تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو، مگر تمہاری وہ نماز جو گھر کی اندرونی کوٹھری میں ہو، وہ بیرونی کمرا کی نماز سے بہتر ہے، اور بیرونی کمرا کی نماز، گھر کے صحن کی نماز سے بہتر ہے، اور گھر کے صحن کی نماز محلّہ کی مسجد کی نماز سے بہتر ہے، اور مسجد محلّہ کی نماز میری مسجد کی نماز سے بہتر ہے ام

حمید رضی اللہ عنہا نے حضورﷺ سے یہ سن کر اپنے گھر والوں کو حکم دیا، ان کے لیے ان کے گھر کی ایک اندرونی کوٹھری میں جونہایت تاریکی میں تھی، نماز کی جگہ بنادی گئی، اور یہ اس میں نماز پڑھتی رہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالی سے جاملیں۔ (یعنی وفات تک اسی پر قائم رہیں)

مجمع الزوائد، مسند احمد، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ کنز العمال

وَعَن أُمِّ حُمَيدٍ امرَأَةِ أَبِى حُمَيدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهَا جَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّى أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ قَالَ: قَد عَلِمتُ أَنَّكِ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِى وَصَلَاتُكِ فِى بَيتِكِ خَيرٌ مِن صَلَاتِكِ فِى حُجرَتِكِ وَصَلَاتُكِ فِى حُجرَتِكِ خَيرٌ مِن صَلَاتِكِ فِى دَارِكِ وَصَلَاتُكِ فِى دَارِكِ خَيرٌ مِن صَلَاتِكِ فِى مَسجِدِ قَومِكِ وَصَلَاتُكَ فِى مَسجِدِ قَومِكِ خَيرٌ مِن صَلَاتِكِ فِى مَسجِدِى قَالَت: فَأَمَرَت فَبُنِىَ لَهَا مَسجِدٌ فِى أَقصَى بَيتٍ فِى بَيتِهَا وَأَظلَمِهِ فَكَانَت تُصَلِّى فِيهِ حَتَّى لَقِيَتِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد كتاب الصلوة بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى المَسَاجِدِ وَغَيرِ ذَلِكَ وَصَلَاتِهِنَّ فِى بُيُوتِهِنَّ وَصَلَاتِهِنَّ فِى المَسجِدِ)

اس حدیث کی صحت کے متعلق حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس روایت کے راوی صحیح ہیں، سوائے عبداللہ بن سوید انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو معتبر بتایا ہے۔

نیز اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (1689) اور امام ابن حبان (2217) رحمہما اللہ نے اپنی اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے اور علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن کہا ہے

وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيرَ عَبدِ اللَّهِ بنِ سُوَيدٍ الأَنصَارِيِّ وَوَثَّقَهُ ابنُ حِبَّانَ

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد كتاب الصلوة بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى المَسَاجِدِ وَغَيرِ ذَلِكَ وَصَلَاتِهِنَّ فِى بُيُوتِهِنَّ وَصَلَاتِهِنَّ فِى المَسجِدِ)

(3) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ عورت کی نماز کوٹھری میں بیرونی کمرا کی نماز سے بہتر ہے۔ اور کوٹھری کے اندر کی نماز، کوٹھری کی نماز سے بہتر ہے۔

سنن ابوداؤد

عَن عَبدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلوۃُ المَرأَۃِ فِی بَیتِهَا أَفضَلُ مِن صَلَاتِهَا فِی حُجرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِی مَخدَعِهَا أَفضَلُ مِن صَلَاتِهَا فِی بَیتِهَا

(سنن أبی داود کِتَابُ الصَّلوۃُ بَابُ مَا جَاءَ فِی خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَی المَسجِدِ بَابُ التَّشدِیدِ فِی ذَلِکَ)

(4) سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عورت کی اپنے گھر میں نماز صحن میں نماز سے بہتر ہے، اس کی اپنے صحن میں نماز اپنے احاطہ میں نماز سے بہتر ہے، اس کی اپنے احاطہ میں نماز باہر نماز سے بہتر ہے

عَن أُمِّ سَلَمَةَ زَوجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَت: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ: صَلَاۃُ المَرأَۃِ فِی بَیتِهَا خَیرٌ مِن صَلَاتِهَا فِی حُجرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِی حُجرَتِهَا خَیرٌ مِن صَلَاتِهَا فِی دَارِهَا وَصَلَاتُهَا فِی دَارِهَا خَیرٌ مِن صَلَاتِهَا خَارِجٍ

(المعجم الأوسط باب الميم من اسمه مسعدة)

اس حدیث کو طبرانی نے اسناد جید کے ساتھ روایت کیا ہے

رواه الطبرانی فی الاوسط باسناد جيد

(اعلاء السنن منع النساء عن الحضور فی المساجد)

(5) ابوعمرو شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے بھگا رہے تھے

أَبُو عَمرٍو الشَّیبَانِیُّ قَالَ رَأَیتُ ابنَ مَسعُودٍ یَطرُدُ النِّسَاءَ مِنَ المَسجِدِ یَومَ الجُمُعَةِ

(المعجم الكبير للطبرانی باب العين مَنِ اسمُهُ عَبدُ اللهِ عَبدُ اللهِ بنُ مَسعُودٍ الهُذَلِیُّ یُکنَی أَبَا عَبدِ الرَّحمَنِ حَلِیفُ بَنِی زُهرَةَ بَدرِیٌّ وَکَانَ مِمَّن هَاجَرَ إِلَی أَرضِ الحَبَشَةِ الهِجرَةَ الأُولَی)

اس حدیث کی سند بھی صحیح ہے

(6) ابوعمرو شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا، کہ آپ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکال رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ نکلو اپنے گھروں کی طرف وہی تمھارے لیے بہتر ہیں

عَن أَبِی عَمرٍو الشَّیبَانِیِّ أَنَّہُ: رَأَی ابنَ مَسعُودٍ یُخرِجُ النِّسَاءَ مِنَ المَسجِدِ یَومَ الجُمُعَۃِ وَیَقُولُ: اخرُجنَ إِلَی بُیُوتِکُنَّ خَیرٌ لَکُنَّ

(المعجم الکبیر للطبرانی باب العین مَنِ اسمُہُ عَبدُ اللہِ عَبدُ اللہِ بنُ مَسعُودٍ الھُذَلِیُّ یُکنَی أَبَا عَبدِ الرَّحمَنِ حَلِیفُ بَنِی زُھرَۃَ بَدرِیٌّ وَکَانَ مِمَّن ھَاجَرَ إِلَی أَرضِ الحَبَشَۃِ الھِجرَۃَ الأُولَی)

(7) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنی عورتوں کو مسجد میں آنے سے مت روکو لیکن ان کے گھر ان کے لیے زیادہ بہتر ہیں

سنن ابوداؤد

عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: لَا تَمنَعُوا نِسَائَکُمُ المَسَاجِدَ وَبُیُوتُھُنَّ خَیرٌ لَھُنَّ

(سنن أبی داود کِتَابُ الصَّلوۃُ بَابُ مَا جَاءَ فِی خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَی المَسجِدِ)

فائدہ: گو کہ اس حدیث میں اس بات کی رخصت دی گئی ہے کہ اگر عورتیں مسجد میں جانا چاہے تو انہیں منع نہیں کرنا چاہئے لیکن یہ محض رخصت ہے جو کسی تاکید یا استحباب کی بنا پر نہیں اور یہ عدم تاکید اگلے جملے سے ثابت ہو رہی ہے کہ ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ گھر میں ہی نماز ادا کریں۔ اس بابت مضمون کے آخر میں تفصیلی بحث کی جائے گی

(8) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے، تو میں نمازِ عشاء قائم کرتا، اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ گھروں میں آگ لگا دیں۔

مسند احمد، مشکوۃ

عَن أَبِی هُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَولَا مَا فِی البُیُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّۃِ أَقَمتُ صَلَاۃَ العِشَاءِ وَأَمَرتُ فِتیَانِی یُحرِقُونَ مَا فِی البُیُوتِ بِالنَّارِ

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح کتاب الصلوۃ بَابُ الجَمَاعَۃِ وَفَضلِهَا)

فائدہ: اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کا حضور ﷺ کے زمانہ میں جماعتوں میں حاضر ہونا، محض رخصت واباحت کی بنا پر تھا، کسی تاکید یا فضیلت واستحباب کی بنا پر نہیں اگر ضروری ہوتا تو حضور ﷺ جیسے مردوں کے لیے اتنی خفگی کا اظہار فرمارہے ہیں ایسے ہی عورتوں کے لیے بھی اظہار فرماتے لیکن آپ ﷺ کا صرف مردوں کے لیے خفگی کا اظہار فرمانا یہ ثابت کرتا ہے کہ عورت کا جماعت کے لیے مسجد جانا ضروری نہیں

(9) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عورت کے لیے نماز کی کوئی بھی جگہ اپنے گھر سے بہتر نہیں، ہاں! اگر مسجد حرام یا مسجد نبوی ہو اور عورت موزے پہن کر نکلے

عَنِ ابنِ مَسعُودٍ قَالَ : مَا صَلَّتِ المَرأَۃُ فِی مَکَانٍ خَیرٌ لَهَا مِن بَیتِهَا إِلَّا أَن یَکُونَ المَسجِدَ الحَرَامَ أَو مَسجِدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ إِلَّا امرَأَۃً تَخرُجُ فِی مَنقَلَیهَا یَعنِی خُفَّیهَا

(المعجم الکبیر للطبرانی باب العن مَنِ اسمُهُ عَبدُ اللہِ عَبدُ اللہِ بنُ مَسعُودٍ الهُذَلِیُّ یُکنَی أَبَا عَبدِ الرَّحمَنِ حَلِیفُ بَنِی زُهرَۃَ بَدرِیٌّ وَکَانَ مِمَّن هَاجَرَ إِلَی أَرضِ الحَبَشَۃِ الهِجرَۃَ الأُولَی)

علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد میں لکھا ہے کہ اس حدیث کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں

وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِیحِ

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الصلوۃ بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَی المَسَاجِدِ وَغَیرِ ذَلِکَ وَصَلَاتِهِنَّ فِی بُیُوتِهِنَّ وَصَلَاتِهِنَّ فِی المَسجِدِ)

(10) ابوعمرو شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے بھگا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں

عَن أَبِی عَمرٍو الشَّیبَانِیِّ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ أَنَّهُ: كَانَ يَطرُدُ النِّسَاءَ مِنَ المَسجِدِ يَومَ الجُمُعَةِ وَيَقُولُ: صَلِّينَ فِى بُيُوتِكُنَّ

(المعجم الكبير للطبرانی باب العن مَنِ اسمُهُ عَبدُ اللهِ عَبدُ اللهِ بنُ مَسعُودٍ الهُذَلِیُّ يُكنَى أَبَا عَبدِ الرَّحمَنِ حَلِيفُ بَنِی زُهرَةَ بَدرِیٌّ وَكَانَ مِمَّن هَاجَرَ إِلَى أَرضِ الحَبَشَةِ الهِجرَةَ الأُولَى)

تلك عشرة كاملة

جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ چند روایتیں ذکر جائیں گے تو اسی وعدے پر قائم رہتے ہوئے چند روایتیں ہی ذکر کی ہیں ورنہ تو اس باب میں اور بھی رواتیں ہیں، جنہیں صرف طوالت کے خوف سے نقل نہیں کیا گیا

ضروری ابحاث

حضورﷺ کا دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد وہ حالات باقی نہیں رہے۔ بلکہ طبیعتوں میں تغیر اور قلبی اطمینان میں فتور پیدا ہو گیا چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے ابھی حضورﷺ کی تدفین کے بعد ہاتھوں سے مٹی بھی نہیں جھاڑی تھی کہ اپنے دلوں کی بدلتی ہوئی کیفیت کو محسوس کیا

وَمَا نَفَضنَا عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الأَيدِی وَإِنَّا لَفِی دَفنِهِ حَتَّى أَنكَرنَا قُلُوبَنَا

(سنن الترمذی ت بشار أَبوَابُ المَنَاقِبِ عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَابٌ فِی فَضلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ)

علاوہ ازیں جن شرائط کے ساتھ مسجد میں حاضری کی اجازت دی گئی تھی ان کی پابندی میں دن بدن کوتاہی بڑھتی رہی اسی تغیر حالات کی جانب مزاج شناسِ نبوت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرماتے ہوئے امت کو متنبہ فرمایا ہے کہ

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حرکات کو دیکھتے جو آج کل کی عورتوں نے ایجاد کر لی ہیں تو ان کو مسجد میں جانے سے روک دیتے، جس طرح کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا

عَن عَمرَةَ بِنتِ عَبدِ الرَّحمَنِ أَنَّهَا سَمِعَت عَائِشَةَ زَوجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ:

لَو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَحدَثَ النِّسَاءُ لَمَنعَهُنَّ المَسجِدَ كَمَا مُنِعَت نِسَاءُ بَنِي إِسرَائِيلَ

(صحيح مسلم كتاب الصلوة باب منع نساء بني إسرائيل المسجد)

چنانچہ عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے یہی فیصلہ کیا کہ حالات کی اس تبدیلی کی بناء پراب عورتوں کا مسجد میں آنا فتنہ سے خالی نہیں رہا اس لئے انہوں نے عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے روک دیا۔اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تنبیہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فعل کو ماقبل میں ذکر دیا گیا ہے

کتاب العنایہ میں ہے کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا۔تو وہ عورتیں ام المومنین حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس شکایت لے گئیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر نبی ﷺ یہ دیکھتے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو وہ بھی تمہیں مسجد جانے کی اجازت نہ دیتے۔

نَزَلَت فِي شَأنِ النِّسوَةِ حَيثُ كَانَ المُنَافِقُونَ يَتَأَخَّرُونَ لِلاطِّلَاعِ عَلَى عَورَاتِهِنَّ وَلَقَد نَهَى عُمَرُ النِّسَاءَ عَنِ الخُرُوجِ إِلَى المَسَاجِدِ فَشَكَونَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهَا فَقَالَت: لَو عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ مَا أَذِنَ لَكُنَّ فِي الخُرُوجِ

(العناية شرح الهداية كِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ المَوَاقِيتِ بَابُ الإِمَامَةِ)

نیز اس ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی زوجہ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کا مسجد میں جانے کو ناپسند کرنا اور ان کی شہادت کے بعد حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کا حضرت زبیر رضی اللہ کے نکاح میں آنے کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کو عشاء کے وقت تدبیر سے روکنا بھی دلیل ہے پوار واقعہ طوالت کے خوف سے ترک کیا جارہا ہے

مزید یہ کہ حضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ عورت کی نماز کوٹھری میں بیرونی کمرے کی نماز سے بہتر ہے۔اور کوٹھری کے اندر کی نماز، کوٹھری کی نماز سے بہتر ہے۔ان احادیث میں خیر اور افضل کا لفظ صاف ناطق ہے کہ عورت کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے اور گھر میں بھی جس قدر اندر کی کوٹھڑیوں میں نماز پڑھی جائے گی، جس سے ستر اور اخفاء

بڑھے گا، وہ نماز سب سے فضیلت ہوالی ہوگی

تو اب حق بات یہی ہے کہ وہی کام کرنا چاہیے کہ جسے آپ ﷺ زیادہ اجر والا بتائیں اور وہ ماقبل میں بتا دیا گیا ہے اسے دوبارہ بتانے کی ضرورت نہیں جب کہ عورت کا گھر میں نماز پڑھنے کی فضیلت پر امت کے علماء کرام میں بھی کوئی اختلاف نہیں سب اس پر متفق ہیں کہ عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں با جماعت پڑھنے کے بنسبت افضل ہے اور آسان بھی ہے

اور جن حضرات کے نزدیک عورت جماعت میں شریک ہوسکتی ہے تو پھر ان میں بھی اختلاف ہے، بعض مطلقاً جائز رکھتے ہیں اور بعض نے جوان عورتوں کو منع کیا ہے اور عجائز یعنی بوڑھی عورتوں کو جائز رکھا ہے

اور اس کے ساتھ ساتھ یہ شرائط بھی ہیں

عورت باپردہ ہو کر مسجد میں جائے

ایسا لباس نہ پہنیں کہ جس میں اس کے جسم کے اعظاء ظاہر ہوں

خوشبو نہ لگائے

مسجد میں بھی پردے کی سہولت ہو

صرف اندھیرے میں مسجد جایا کریں

اور نتیجہ وہی کہ اتنی مشقت کے باوجود بھی گھر میں نماز پڑھنے والی عورت اس سے افضل اجر کا مستحق رہے گی تو گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہوا۔ اور مزید یہ کہ اگر ان شرائط میں سے ایک میں بھی کوتاہی برتی تو سخت گناہ الگ سے ملے گا

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اس ضمن میں ایک بے سروپا اعتراض کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ عورتوں کو سج دھج کر بازار جانے سے منع تو نہیں کرتے لیکن مسجد جانے سے منع کرتے ہیں

جواب: عورتوں کو سج دھج کر بازار جانے کی اجازت دی کس نے ہے کوئی حوالہ؟

جب حقیقت یہی ہے کہ عورتوں کو سج دھج کر بازار جانے کی اجازت کسی نے بھی نہیں دی تو پھر یہ اعتراض

بے معنی ہوااور اگر یہ اعتراض اس ضمن میں ہے کہ عورتیں سج دھج کر بازار جاسکتی ہے مسجد کیوں نہیں
تو اس کا جواب یہ ہے کہ عورتوں کا سج دھج کر بازار جانا گناہ والا کام ہے اور ایک گناہ والا کام کسی جائز کام کی دلیل نہیں ہوسکتی ہے

اس ضمن میں مزید عرض کرتا چلوں کہ اگر عورتیں رخصت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت میں شرکت کریں تو یا تو وہ الگ سے کسی پردے والی جگہ میں صف بنائیگی یا سب سے آخر میں کھڑی ہوگی ،اگر کسی پردے والی جگہ میں صف بنائے گی جیسا کہ مسجد کا بالائی حصہ ہے تو نچلا حصہ خالی رہے گا اور جب نچلا حصہ خالی رہے گا تو صفوں کا اتصال باقی نہیں رہے گا اور نماز میں صفوں کا اتصال ضروری ہے کیوں کہ حدیث میں آتا ہے کہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صفیں برابر رکھو کیوں کہ صفوں کا برابر رکھنا نماز کے قائم کرنے میں داخل ہے

عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: سَوُّوا صُفُوفَكُم فَإِنَّ تَسوِيَةَ الصَّفِّ مِن تَمَامِ الصَّلَاةِ

(صحیح مسلم كِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ تَسوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضلِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ مِنهَا وَالازدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الأَوَّلِ وَالمُسَابَقَةِ إِلَيهَا وَتَقدِيمِ أُولِي الفَضلِ وَتَقرِيبِهِم مِنَ الإِمَامِ)

نیز عورتوں کی اس طرز پر صف بندی یعنی کسی الگ جگہ میں کھڑی ہونا حدیث سے ثابت بھی نہیں کیوں کہ حدیث میں آتا ہے

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کی پہلی صف سب سے افضل ہے اور آخری صف بدتر ہے اور عورتوں کی آخری صف سب سے افضل ہے اور پہلی بدتر ہے

عَن أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: خَيرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا

صحیح مسلم كِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ تَسوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضلِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ مِنهَا وَالازدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الأَوَّلِ وَالمُسَابَقَةِ إِلَيهَا وَتَقدِيمِ أُولِي الفَضلِ وَتَقرِيبِهِم مِنَ الإِمَامِ

یعنی عورتیں مردوں کے متصل آخری صف میں کھڑی ہوگی اگر ایسا نہیں کریں گے تو صفوں کا اتصال بھی ٹوٹے گا اور حدیث کے خلاف بھی ہوگا

اور اگر حدیث پر عمل کرتے ہوئے جماعت کے شروع ہوتے ہی آخر میں صف بنا بھی لیں تو یہ تو سب جانتے ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانے میں سب صحابہ کرام **رضی اللہ عنہم اجمعین** تکبیر اولی کے ساتھ ہی جماعت میں شریک ہوتے تھے اور عورتیں آخر میں صف بنا کر جماعت سے فارغ ہوتے ہی گھروں کو چل پڑتیں تھیں جب کہ ہمارے زمانے کا یہ حال ہے کہ تکبیر اولی کے ساتھ جماعت میں شریک ہونے والوں کی تعداد تیس فیصد بھی نہیں اور ستر فیصد لوگ بعد میں دوسری رکعتوں میں شریک ہوتے ہیں

اب جب لوگ بعد میں آکر جماعت میں شریک ہوں گے تو لامحالہ انہیں عورتوں کے پیچھے ہی کھڑا ہونا پڑے گا تو اس صورت میں بھی حدیث پر عمل نہیں ہوگا کیوں عورتیں مردوں سے اگلی صفوں میں آگئی ہیں یعنی عورتوں کی آخری صف سب سے افضل ہے اور پہلی صف بدتر ہے اس حدیث میں عورتوں کی پہلی صف کو بدتر اسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ پہلی صف میں ہونے کی وجہ سے مردوں کی نظروں میں آتی ہیں اور آخری صف کو بہتر اسی لیے کہا گیا ہے کہ اس صورت میں عورتیں مردوں کے پیچھے ہوتی ہیں

ضروری ابحاث کے ضمن میں ایک ضروری مسئلے کی وضاحت بھی کرتا چلوں وہ یہ کہ بعض جگہوں میں عورتیں نماز جمعہ میں شرکت کرتی ہیں اور حال یہ ہے کہ عورتوں پر نماز جمعہ فرض نہیں چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ پڑھنا حق واجب (فرض) ہے سوائے چار آدمیوں غلام، عورت بچے اور مریض کے

عَن طَارِقِ بنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَربَعَةً: عَبدٌ مَملُوكٌ أَوِ امرَأَةٌ أَو صَبِيٌّ أَو مَرِيضٌ

(سنن أبی داود تَفرِيعِ أَبوَابِ الجُمُعَةِ بَابُ الجُمُعَةِ لِلمَملُوكِ وَالمَرأَةِ)

سنن ابوداؤد میں تو یہ حدیث مرسلا روایت ہے لیکن **المستدرک علی الصحیحین للحاکم** میں یہ

حدیث مرفوعا روایت ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر یعنی حدیث صحیح ہے

عَن طَارِقِ بنِ شِهَابٍ عَن أَبِى مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حديث الجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسلِمٍ فِى جَمَاعَةٍ إِلَّا أَربَعَةٌ: عَبدٌ مَملُوكٌ أَوِ امرَأَةٌ أَو صَبِيٌّ أَو مَرِيضٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرطِ الشَّيخَينِ

(المستدرک على الصحيحين للحاكم كتاب الجمعه)

صحیح ابن خزیمہ میں روایت ہے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

ہمیں (عورتوں) کو جنازے کے ساتھ چلنے سے روکا جاتا تھا اور ہم پر جمعہ (بھی فرض) نہیں ہے

وَنُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الجَنَائِزِ ، وَلَا جُمُعَةَ عَلَينَا

(صحيح ابن خزيمة كِتَابُ الجُمُعَةِ المُختَصَرِ مِنَ المُختَصَرِ مِنَ المُسنَدِ عَلَى الشَّرطِ الَّذِى ذَكَرنَا فِى أَوَّلِ الكِتَابِ بَابُ ذِكرِ إِسقَاطِ فَرضِ الجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَاطَبَ بِالأَمرِ بِالسَّعيِ إِلَى الجُمُعَةِ عِندَ النِّدَاءِ بِهَا فِى قَولِهِ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَاةِ مِن يَومِ الجُمُعَةِ الرِّجَالَ دُونَ النِّسَاءِ إِن ثَبَتَ هَذَا الخَبَرُ مِن جِهَةِ النَّقلِ وَإِن لَم يَثبُت فَاتِّفَاقُ العُلَمَاءِ عَلَى إِسقَاطِ فَرضِ الجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ كَافٍ مِن نَقلِ خَبَرِ الخَاصِّ فِيهِ)

سنن دار قطنی میں ہے

جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اس پر جمعہ کے دن کا جمعہ (فرض) ہے سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور مملوک کے

مـن كَـانَ يُؤمن بِاللَّه وَاليَوم الآخر فَعَلَيهِ الجُمُعَة يَوم الجُمُعَة إِلَّا عَلَى مَرِيض أَو مُسَافر أَو امرَأَة أَو صبى أَو مَملُوك

(سنن الدارقطني كتاب الجمعة باب من تجب عليه الجمعة)

سنن کبری بیہقی میں بھی ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ واجب (فرض) ہے ہر مسلمان پر سوائے عورت، بچے اور مملوک کے

عَن مُحَمَّدِ بنِ كَعبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِن بَنِي وَائِلٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: تَجِبُ الجُمُعَةُ عَلَى كُلِّ مُسلِمٍ إِلَّا امرَأَةً أَو صَبِيًّا أَو مَملُوكًا

(السنن الكبرى للبيهقى كِتَابُ الجُمُعَةِ بَابُ مَن تَجِبُ عَلَيهِ الجُمُعَةُ)

آخر الذکر دو حدیثیں سندا ضعیف ہیں لیکن ماقبل کی صحیح حدیثوں سے اس کے مضمون کی تائید ضرور ہوتی ہیں

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے

(التلخيص الحبير ط قرطبة كِتَابُ الصَّلَاةِ كِتَابُ الجُمُعَةِ)

(الدراية فى تخريج أحاديث الهداية بَاب الجُمُعَة)

اب جب صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ عورت پر جمعہ کی نماز فرض نہیں اور ماقبل حدیث نمبر (10) میں صراحت کے ساتھ مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے بھگا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں

تو حق یہی ہے کہ صحیح مسئلے پر عمل کریں اور گھروں میں ہی رہ کر ظہر کی نماز پڑھیں، اسی طرح عید کی نماز بھی عورتوں پر واجب نہیں ہے۔ تو جب ایک عورت کے لیے فرض نماز کے واسطے گھر سے نکلنا بہتر نہیں تو ایک ایسی نماز کے لیے نکلنا کیسے درست ہوگا جو اس پر واجب نہیں

خلاصہ کلام:

یہ کہ شریعت نہیں بدلی، اور حضور ﷺ کے بعد کسی کو شریعت کے بدلنے کا اختیار نہیں، لیکن جن قیود و شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضور ﷺ نے عورتوں کو مساجد میں جانے کی اجازت دی، جب عورتوں نے ان قیود و شرائط کو ملحوظ نہیں رکھا تو اجازت بھی باقی نہیں رہے گی، اس بنا پر فقہائے اُمت نے، جو درحقیقت حکمائے اُمت ہیں، عورتوں کی مساجد میں حاضری کو مکروہ قرار دیا، گویا یہ چیز اپنی اصل کے اعتبار سے جائز ہے، مگر کسی عارضے کی وجہ سے ممنوع ہوگئی ہے۔

اوراس کی مثال ایسی ہے کہ وبا کے زمانے میں کوئی طبیب امرود کھانے سے منع کر دے، اب اس کے یہ معنی نہیں کہ اس نے شریعت کے حلال وحرام کو تبدیل کر دیا، بلکہ یہ مطلب ہے کہ ایک چیز جو جائز وحلال ہے، وہ ایک خاص موسم اور ماحول کے لحاظ سے مضرِ صحت ہے، اسی لئے اس سے منع کیا جاتا ہے۔لہذا اس پر فتن دور میں عورت کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ گھر میں نماز پڑھے اور جو عورت گھر میں نماز پڑھتی ہے تو اس کی فضیلت بھی ہے چنانچہ جامع الاحادیث میں روایت ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: عورت کا اکیلے نماز پڑھنا اس کی نماز با جماعت پر پچیس گنا فضیلت رکھتی ہے

صلاۃ المرأۃ وحدھا تفضل علی صلاتھا فی الجمیع خمسۃ وعشرین درجۃ

(جامع الأحادیث حرف الصاد)

و ایضا

(فی التیسیر بشرح الجامع الصغیر حرف الصاد)

یہ حدیث ضعیف ہے لیکن چونکہ محدیثین کے نزدیک فضائل میں ضعیف حدیث بھی قابل قبول ہے تو اسی اصول کے تحت اسے نقل کیا گیا ہے نیز گھر میں نماز پڑھنا مسجد کی جماعت سے افضل بھی ہے،اس کا افضل ہونا ماقبل کی صحیح حدیثوں سے ثابت بھی ہے اور سب کے نزدیک متفق بھی ہے اس میں کسی کا اختلاف بھی نہیں ہے اور جو عورتیں حضور ﷺ کے زمانہ میں مسجد جایا کرتی تھی تو اس وقت عورتوں کو دین سیکھنے کے لیے جانے کی ضرورت تھی، اب وہ ضرورت نہیں رہی کیوں کہ اب دین سیکھنے کے لیے ایسے ذرائع موجود ہیں جو اس دور میں نہیں تھے سو ان ذرائع سے دین سیکھا جائے

اور اگر عورت رخصت کا فائدہ اٹھا کر جماعت میں شریک ہوتی ہے تو جماعت کے ساتھ شرکت کرنے میں بہت مشقت اور تکلف اٹھائے گی جب کہ اللہ تعالی نے کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ کا مکلّف نہیں بنایا ہے

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفسًا اِلَّا وُسعَھَا

سور بقرآیت نمبر 286

لہذا اس فتنہ اور فساد کے دور میں جب کہ جنسی انارکی اور شہوانی بے راہ روی کی قدم قدم پر نہ صرف افزائش بلکہ ہمت افزائی ہورہی ہے، دین و مذہب اور حیا و مروت کے سارے بندھن ٹوٹ گئے ہیں کوچہ و بازار کا ذکر کیا کرنا اور شر و رفتن کی خودسر موجیں گھروں کی چہار دیواری سے ٹکرانے لگی ہیں،

کیا ایسے فساد انگیز حالات میں بھی خواتین اسلام اور عفت مآب ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو گھروں کی چہار دیواری سے باہر نکل کر جمعہ و جماعت میں مردوں کے دوش بدوش شریک ہونے کی اجازت دینا درست ہوگا؟

حالاتِ زمانہ اور گردوپیش کے واقعات سے آنکھیں بند کر کے جو لوگ عورتوں کو مسجد میں آکر نماز ادا کرنے کی دعوت دے رہے ہیں ان کا یہ رویہ مزاج دین سے کتنا ہم آہنگ اور خود یہ لوگ اسلامی معاشرے کے بارے میں کتنے مخلص ہیں؟ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے فساد آمیز حالات میں افضل کو ترک کر کے صرف رخصت پر عمل کر کے عورتوں کے لئے گھر سے نکل کر مسجدوں میں حاضر ہونا مقاصد شریعت اور اصول سد ذرائع کے خلاف ہے اس لئے ان حالات میں شرعاً عورتوں کو مساجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی

آپ کے مسائل اور ان کا حل

سوال: میری والدہ محترمہ معراج کی شب اپنے مالکِ حقیقی سے جاملیں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، آمین!

اب میں ان کی قضا نمازیں ادا کرنا چاہتی ہوں، بلکہ آج کل ادا کر رہی ہوں، لیکن مختلف لوگوں نے مختلف باتیں بتا کر مجھے اُلجھن میں ڈال دیا ہے، مثلاً: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے، لہذا مرنے والے کی قضا نمازیں نہیں ہوسکتیں

لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب مرنے والے کے گناہ کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے قرآن شریف پڑھ کر بخشا جا سکتا ہے اور قرض کا بوجھ ختم کرنے کے لیے قرض چکایا جا سکتا ہے تو پھر اس کی قضا نمازیں آخر کیوں نہیں ادا کی جا سکتیں

آپ میرے ان دو سوالوں کا جواب دیں

ا۔ کیا میں اپنی والدہ محترمہ کی قضا نمازیں ادا کرسکتی ہوں؟

۲۔ قضا نماز کے ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

~ آپ کے مسائل اور ان کا حل

جواب: فرض نماز اور روزہ ایک دوسرے کی طرف سے ادا نہیں کر سکتے، البتہ نماز اور روزے کا فدیہ مرحوم کی طرف سے اس کے وارث ادا کر سکتے ہیں۔ پس اگر آپ اپنی والدہ کی طرف سے نمازیں قضا کرنا چاہتی ہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس گنجائش ہو تو ان کی نمازوں کا حساب کر کے ہر نماز کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ادا کریں۔ وتر کی نماز سمیت ہر دن کی نمازوں کے چھ فدیے ہوں گے۔ ویسے آپ نوافل پڑھ کر اپنی والدہ کو ایصال ثواب کرسکتی ہیں۔

سوال: کیا قضا نمازیں گھر میں پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں؟

نصیرامیر اللہ اسلام آباد

جواب: مسجد میں بھی قضا نمازوں کا پڑھنا جائز ہے، مگر لوگوں کو یہ پتہ نہ چلے کہ یہ قضا نمازیں پڑھتا ہے، کیونکہ نماز کا قضا کرنا گناہ ہے، اور گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔

☆☆☆

سوال: جسمانی نشونما کے لیے باڈی بلڈنگ، کراٹے اور دیگر کسی بھی قسم کی ورزش وغیرہ کرنا کیسا ہے

صبیح ذیشان ہانگ کانگ

جواب: مذکورہ کھیل اگر کسی اچھے مقصد کے لئے ہو تو جائز ہے، بشرطیکہ اس کھیل کے دوران فرائضِ شرعیہ کو غارت نہ کیا جاتا ہو، البتہ کراٹے میں انسرکٹر کے آگے جھکنا جائز نہیں کیوں کہ یہ غیر اللہ کی تعظیم کے لئے گویا سجدے کی سی شکل بنانا ہے، جو کہ دُرست نہیں

ماہ شوال المکرّم کی خصوصیات

سال کے بارہ مہینے ہیں اور ہر مہینے کی کچھ نہ کچھ خصوصیات ایسی ہیں، جن کی بنا پر اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے سے ممتاز کیا ہے ماہ رواں شوال المکرّم کا مہینہ ہے،شوال المکرّم ہجری یعنی اسلامی سال کا دسواں مہینہ ہے جس کا نمبر رمضان کے بعد آتا ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ ''شَوّل'' سے ماخوذ ہے جس کا معنی اونٹنی کا دُم اٹھانا، کم ہونا، زائل ہونا، خشک ہونا اور گھٹنا وغیرہ

شَوّل: الشهر العاشر من الشهور القمرية الهجرية يأتى بعد رمضان وهو أول أشهر الحج

ج شواويل وشواوِل وشَوّالات

(معجم متن اللغة ش و ل)

شَالَتِ النَّاقَةُ بِذَنَبِها

(تاج العروس)

(مصباح اللغات)

اس ماہ کی بھی کچھ خصوصیات ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں

ماہ شوال المکرّم کی پہلی خصوصیت :

اس مہینہ کی پہلی رات کو لیلۃ الجائزہ یعنی انعام والی رات کہا جاتا ہے جس میں طبرانی میں مروی حدیث کے مطابق حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے اپنے بندوں کو بخشش کی صورت میں انعام دیا جاتا ہے

عَن سَعِيدِ بنِ أَوسٍ الأَنصَارِيِّ عَن أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ﷺ إِذَا كَانَ غَدَاةُ الفِطرِ وَقَفَتِ المَلَائِكَةُ فِى أَفوَاهِ الطُّرُقِ فَنَادَوا: يَا مَعشَرَ المُسلِمِينَ اغدُوا إِلَى

رَبٌّ رَحِيمٍ يَمُنُّ بِالخَيرِ وَيُثِيبُ عَلَيهِ الجَزِيلَ أُمِرتُم بِصِيَامِ النَّهَارِ فَصُمتُم وَأَطعتُم رَبَّكُم فَاقبِضُوا جَوَائِزَكُم فَإِذَا صَلَّوُا العِيدَ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: ارجِعُوا إِلَى مَنَازِلِكُم رَاشِدِينَ قَد غَفَرتُ ذُنُوبَكُم كُلَّهَا وَيُسَمَّى ذَلِكَ اليَومُ فِي السَّمَاءِ يَومَ الجَائِزَةِ

(المعجم الكبير للطبرانی بَابُ الأَلِفِ أَوسُ بنُ الصَّامِتِ الأَنصَارِيُّ أَخُو عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ بَدرِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ)

ماہ شوال المکرّم کی دوسری خصوصیت:

اس مہینے کے پہلے دن کو یوم الرحمۃ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت فرماتا ہے اس طور پر کہ جنہوں نے بھی ماہ رمضان کا اہتمام کیا ہوتا ہے تو شعب الایمان بیہقی میں مروی حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ ان سب کی بخشش اور مغفرت فرماتے ہیں

عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ لَيلَةُ القَدرِ نَزَلَ جِبرِيلُ عَلَيهِ السَّلَامُ فِي كَبكَبَةٍ مِنَ المَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبدٍ قَائِمٍ أَو قَاعِدٍ يَذكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَومُ عِيدِهِم يَعنِي يَومَ فِطرِهِم بَاهَى بِهِم مَلَائِكَتَهُ فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي مَا جَزَاءُ أَجِيرٍ وَفَّى عَمَلَهُ قَالُوا: رَبَّنَا جَزَاؤُهُ أَن يُوفَى أَجرَهُ قَالَ: مَلَائِكَتِي عَبِيدِي وَإِمَائِي قَضَوا فَرِيضَتِي عَلَيهِم ثُمَّ خَرَجُوا يَعِجُّونَ إِلَيَّ بِالدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارتِفَاعِ مَكَانِي لَأُجِيبَنَّهُم فَيَقُولُ: ارجِعُوا فَقَد غَفَرتُ لَكُم وَبَدَّلتُ سَيِّئَاتِكُم حَسَنَاتٍ قَالَ: فَيَرجِعُونَ مَغفُورًا لَهُم

شعب الإيمان تاب الصيام فی ليلة العيدين ويومهما

ماہ شوال کی تیسری خصوصیت:

ماہ شوال المکرّم کا شمار اشہر حج یعنی حج کے مہینوں میں ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

الحَجُّ أَشهُرٌ مَعلُومَاتٌ

سورۃ الانعام آیت نمبر 160

ماہ شوال کی چوتھی خصوصیت:

اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور ﷺ سے ہوا تھا چنانچہ حدیث میں ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے شوال میں نکاح کیا اور شوال میں ہی میری رخصتی ہوئی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پسند فرماتی تھیں کہ عورتوں کی رخصتی شوال میں ہو (آپ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں) رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں کون سی زوجہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک مجھ سے زیادہ خوش نصیب ثابت ہوئی

عَن عَائِشَةَ قَالَت: تَزَوَّجَنِی رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِی شَوَّالٍ وَأُدخِلتُ عَلَيهِ فِی شَوَّالٍ وَكَانَت عَائِشَةُ تُحِبُّ أَن تُدخِلَ نِسَائَهَا فِی شَوَّالٍ فَأَیُّ نِسَائِهِ كَانَت أَحظَی عِندَهُ مِنِّی

سنن النسائی کِتَاب النِّكَاحِ التَّزوِيجُ فِی شَوَّالٍ

اسی وجہ سے علماء کرام نے اس ماہ یعنی شوال المکرّم میں نکاح کو سنت لکھا ہے

ماہ شوال کی پانچویں خصوصیت:

اس ماہ میں چھ نفلی روزے رکھے جاتے ہیں جن کے فضائل احادیث میں آرہے ہیں چنانچہ

پہلی حدیث میں ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے پورے سال کے روزے رکھے۔

جَابِرَ بنَ عَبدِ اللَّهِ الأَنصَارِیَّ يَقُولُ: سَمِعتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَن صَامَ رَمَضَانَ وَسِتًّا مِن شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ السَّنَةَ كُلَّهَا

مسند أحمد مخرجا مُسنَدُ جَابِرِ بنِ عَبدِ اللَّهِ رَضِیَ اللَّهُ عَنهُ

دوسری حدیث میں ہے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کے روزے دس مہینوں کے برابر ہیں اس کے بعد چھ روزے دومہینوں کے برابر ہیں، اس طرح سے پورے سال کے روزے بنتے ہیں۔ 2115

صحیح ابن خزیمہ، السنن الدارمی سندہ صحیح سنن ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، السنن الکبری للنسائی ، مسندہ احمد

عَن ثَوبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم قَالَ: صِيَامُ رَمَضَانَ بِعَشَرَةِ أَشهُرٍ وَصِيَامُ السِّتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهرَينِ فَذَلِكَ صِيَامُ السَّنَةِ يَعنِى رَمَضَانَ وَسِتَّةَ أَيَّامٍ بَعدَهُ

صحیح ابن خزیمة كِتَابُ الصِّيَامِ بَابُ ذِكرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعلَمَ أَنَّ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسِتَّةِ أَيَّامٍ مِن شَوَّالٍ يَكُونُ كَصِيَامِ الدَّهرِ إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الحَسَنَةَ بِعَشرِ أَمثَالِهَا أَو يَزِيدُ إِن شَاءَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ

تیسری حدیث میں ہے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے فِطر یعنی عید الفطر کے بعد چھ دِن روزے رکھے اُس کا ایک سال پورا ہوا۔ 1715

عَن ثَوبَانَ مَولَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَن صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعدَ الفِطرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ

سنن ابن ماجه كِتَابُ الصِّيَامِ بَابُ صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِن شَوَّالٍ

چوتھی حدیث میں ہے

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ پورے زمانے کے روزے رکھنے کی طرح ہے۔ 1164

صحیح مسلم، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان صحیح ابی عوانہ سنن الترمذی وقال حدیث حسن صحیح

عَن أَبِی أَیُّوبَ الأَنصَارِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَن صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتبَعَهُ سِتًّا مِن شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّهرِ

صحیح مسلم کِتَاب الصِّیَامِ بَابُ استِحبَابِ صَومِ سِتَّةِ أَیَّامٍ مِن شَوَّالٍ إِتبَاعًا لِرَمَضَانَ

پہلی تین احادیث میں شوال کے چھ روزے رکھنے کو پورے سال کے روزے رکھنے اور چوتھی حدیث میں پورے زمانے کی مانند قرار دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان جب رمضان المبارک کے پورے مہینے کے روزے رکھتا ہے تو قرآن پاک میں آتا ہے کہ

مَن جَاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشرُ أَمثَالِهَا

جس نے ایک نیکی کی اسے اس کے دس گنا ملے گا

اس حساب سے ایک مہینے کے روزے دس مہینوں کے برابر بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے جائیں تو یہ دو مہینے کے روزوں برابر ہو جاتے ہیں، گویا رمضان اور اس کے بعد چھ روزے شوال میں رکھنے والا پورے سال کے روزوں کا مستحق بن جاتا ہے۔

اس سے مذکورہ حدیث کا مطلب واضح سمجھ میں آتا ہے کہ گویا اس نے پورے سال کے روزے رکھے نیز اگر مسلمان کی زندگی کا یہی معمول بن جائے کہ وہ رمضان کے ساتھ ساتھ شوال کے روزوں کو بھی مستقل رکھتا رہے تو یہ ایسے ہے جیسے اس نے پوری زندگی روزوں کے ساتھ گزاری ہو

ایک اعتراض اور اس کے جوابات

ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے شوال کے چھ روزوں کو مکروہ کہا ہیں

شوال کے چھ روزوں کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے مکروہ سمجھنے کے جوابات

فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ شوال کے چھ روزوں کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مکروہ کہا ہے

وَیُکرَهُ صَومُ سِتَّةٍ مِن شَوَّالٍ عِندَ أَبِی حَنِیفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَی مُتَفَرِّقًا کَانَ أَو مُتَتَابِعًا

الفتاوى الهندية كِتَابُ الصَّومِ وَفِيهِ سَبعَةُ أَبوَابٍ البَابُ الأَوَّلُ فِي تَعرِيفِهِ وَتقسِيمِهِ وَسَبَبِهِ وَوَقتِهِ وَشَرطِهِ

علماء کرام نے اس کے کئی جوابات لکھے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں

پہلا جواب یہ ہے کہ

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ شوال کے چھ روزوں کو مکروہ سمجھنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں ہے۔

لیکن یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اس قول کی سند امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں ہے۔ کیوں کہ امام حنیفہ رحمۃ اللہ نے ان روزوں کو فی الحقیقت مکروہ کہا ہے اور یہ فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے

وَيُكرَهُ صَومُ سِتَّةٍ مِن شَوَّالٍ عِندَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مُتفرِّقًا كَانَ أَو مُتَتَابِعًا

الفتاوى الهندية كِتَابُ الصَّومِ وَفِيهِ سَبعَةُ أَبوَابٍ البَابُ الأَوَّلُ فِي تَعرِيفِهِ وَتقسِيمِهِ وَسَبَبِهِ وَوَقتِهِ وَشَرطِهِ

دوسرا جواب یہ ہے کہ

چونکہ شوال کے روزوں کو ماہ رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا کر رکھنے کو زمانہ بھر کے روزوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور زمانہ بھر کے روزوں کے بارے میں حدیث میں منقول ہے، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول ! ﷺ فلاں شخص کبھی دن کو افطار نہیں کرتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے نہ روزہ رکھا، نہ افطار کیا

عَن عِمرَانَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا لَا يُفطِرُ نَهَارًا الدَّهرَ قَالَ: لَا صَامَ وَلَا أَفطَرَ

سنن النسائي كتاب الصِّيَامِ النَّهيُ عَن صِيَامِ الدَّهرِ وَذِكرُ الِاختِلَافِ عَلَى مُطَرِّفِ بنِ عَبدِ اللَّهِ فِي الخَبَرِ فِيهِ

تو جب ماقبل کے حدیث میں زمانہ بھر کے روزے رکھنے سے منع کیا گیا تو چونکہ شوال کے روزوں کو بھی زمانہ بھر

کے روزوں کی مانند کہا گیا تو ممکن ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس وجہ سے مکروہ کہا ہو
لیکن یہ جواب بھی درست نہیں کیوں کہ ماہ شوال کے روزوں کو حقیقت کے اعتبار سے نہیں بلکہ اجر وثواب کے لحاظ سے زمانہ بھر کے روزوں کی مانند کہا گیا ہے اور یہ اس طرح ہے کہ جیسا کہ ہر ماہ کے تین روزے رکھنے کے متعلق حدیث میں ہے
ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مہینے کے تین دن روزہ رکھے تو گویا اس نے زمانہ بھر کے روزے رکھے
عَن أَبِی ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: مَن صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهرِ فَقَد صَامَ الدَّهرَ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ فِی كِتَابِهِ مَن جَاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشرُ أَمثَالِهَا
سنن النسائی كتاب الصِّيَام ذِكرُ الِاختِلَافِ عَلَى أَبِی عُثمَانَ فِی حَدِيثِ أَبِی هُرَيرَةَ فِی صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِن كُلِّ شَهرٍ
اوران تین روزوں کے متعلق نسائی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صلاۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز) دو رکعتیں پڑھنے کا، اور بغیر وتر پڑھے نہ سونے کا، اور ہر مہینے تین دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔
عَن أَبِی هُرَيرَةَ قَالَ: أَمَرَنِی رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِرَكعَتَيِ الضُّحَى وَأَن لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِترٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِن كُلِّ شَهرٍ
سنن النسائی كتاب الصِّيَام صَومُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهرِ

تیسرا جواب یہ ہے کہ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو ان روزوں کو مکروہ کہا ہے تو انھیں محسوس ہوا تھا کہ ان پر مداومت کرنے سے عوام الناس میں یہ اعتقاد ابھرنے کا اندیشہ ہے کہ شاید یہ بھی ضروری ہیں۔ چنانچہ کتابوں میں ہے کہ ہے بعض حضرات نے عید الفطر کے فورا بعد ان چھ روزوں کو رکھ کر ساتویں شوال کی شام کو ایک تقریب کی صورت بنانی شروع کر دی تھی ممکن ہے اسی اہتمام اور اندیشے کی وجہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان روزوں مکروہ لکھا ہو

حالانکہ یہ بھی درست نہیں کیوں کہ اس طرح تو عاشورا وغیرہ کے روزے بھی اس قاعدے کے ضد میں آئیں گے

چوتھا جواب یہ ہے کہ

امام ابوحنیفۃ رحمۃ اللہ نے اس اندیشے کے پیش نظر مکروہ کہا ہے کہ کہیں ان روزوں کو رمضان کا حصہ نہ سمجھا جائے کیوں کہ عوام الناس میں ان روزوں کو رکھنے کا ایک خاص اہتمام کیا جاتا تھا

پانچواں جواب یہ ہے کہ

عین ممکن ہے کہ امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تک مذکورہ احادیث نہ پہنچی ہوں یا پہنچی تو ہوں مگر وہ انہیں صحیح نہ سمجھتے ہو یا صحیح تو سمجھتے ہو مگر ان کے نزدیک استدلال کے درجہ میں ثابت نہ ہوسکی ہوں۔ جس کی وجہ سے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان روزوں کو مکروہ کہا ہو اور یہی جواب سب سے زیادہ درست ہے کیوں کہ جب آپ کے شاگردوں کو اس بابت صحیح اور درجہ استدلال میں ثابت ہوانی والی حدیثیں پہنچی تو انہوں نے اس کو مستحب لکھا ہے اور اب اسی پر تمام احناف کا فتوی ہے کہ شوال کے چھ روزے مستحب ہے

شوال کے چھ روزوں کو امام مالک ہ رحمۃ اللہ کے مکروہ سمجھنے کے جوابات

یحیی کہتے ہیں: کہ میں نے عید الفطر کے بعد چھ روزوں کے بارے میں امام مالک کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: میں نے اہل علم وفقہ میں سے کسی کو یہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا ہے اور نہ ہی سلف میں سے کسی سے کوئی روایت پہنچی، چنانچہ اہل علم اس کو پسند نہیں کرتے تھے، اور ان کو اس کے بدعت بن جانے اور بے علم لوگوں کا رمضان کے ساتھ غیر رمضان کو ملانے کا اندیشہ تھا۔

وَقَالَ يَحيَى: سَمِعتُ مَالِكاً يَقُولُ فِي صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ بَعدَ الفِطرِ مِن رَمَضَانَ: إِنَّهُ لَم يَرَ أَحَداً مِن أَهلِ العِلمِ وَالفِقهِ يَصُومُهَا. وَلَم يَبلُغنِي ذلِكَ عَن أَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ. وَإِنَّ أَهلَ العِلمِ يَكرَهُونَ ذلِكَ وَيَخَافُونَ بِدعَتَهُ. وَأَن يُلحِقَ بِرَمَضَانَ مَا لَيسَ مِنهُ أَهلُ الجَهَالَةِ وَالجَفَاءِ

مغنی مع شرح الکبیر جلد 3 صفحہ 102؛103

پہلا جواب یہ ہے کہ

نسائی نے روایت کیا ہے۔ ہمارے مشائخ فرماتے ہیں کہ امام مالک نے اس وجہ سے شوال کے چھ روزوں کو مکروہ قرار دیا کہ کہیں جاہل لوگ رمضان کے ساتھ غیر رمضان کو جوڑ نہ دیں، البتہ شریعت (کے بیان کردہ فضیلت) کی بناء پر یہ روزہ رکھنا مکروہ نہیں

دوسرا جواب یہ ہے کہ

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب موطا امام مالک رحمتہ اللہ علیہ میں رمضان کے فورا بعد یعنی عید الفطر کے دوسرے دن سے ان چھ روزوں کے اہتمام کو مکروہ تحریر کیا ہے (وگرنہ وہ مطلق کراہت کے قائل نہیں تھے)

تیسرا جواب یہ ہے کہ

عین ممکن ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تک مذکورہ احادیث نہ پہنچی ہوں یا وہ پہنچی تو ہوں مگر وہ انہیں صحیح نہ سمجھتے ہو یا صحیح تو سمجھتے ہو مگر ان کے نزدیک استدلال کے درجہ میں ثابت نہ ہوسکی ہوں

اس کے علاوہ بھی کچھ جوابات ہیں جو بڑی کتابوں کی طرف رجوع کرنے سے مل سکتے ہیں

اور رہا امام مالک رحمۃ اللہ کے اس قول کا جواب

کہ میں نے اہل علم وفقہ میں سے کسی کو یہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا ہے

تو علماء کرام نے لکھا ہے کہ اگر لوگ کسی حدیث سے ثابت مستحب پر عمل کرنا ترک کر دیں تو ان کا یہ عمل ترک مستحب کے لیے دلیل نہیں بن سکتا۔ لہذا اگر ایک عمل کا ثبوت صحیح حدیث سے ثابت ہو جائے تو پھر اس پر عمل کیا جائے گا

دینی مدارس کا تعلیمی سال

پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، افغانستان وغیرہ میں دینی مدارس کا تعلیمی سال شوال المکرّم سے شروع ہوتا ہے اور رجب کے آخر یا شعبان کے شروع میں اختتام پذیر ہوتا ہے۔ ماہ رواں شوال المکرّم ہے اور تمام دینی مدارس میں نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو چکا ہے۔

طلباء کرام دور دراز سے سفر کر کے اپنے اپنے مدارس میں پہنچ رہے ہیں۔ ان طلباء کرام میں جہاں قدیم طلبہ شامل ہیں، وہیں ایک بڑی تعداد ان جدید طلبہ کی ہیں جو حفظِ قرآن کریم کی تکمیل کے بعد درس نظامی پڑھنے کے لیے یا عصری تعلیم چھوڑ کر دینی مدارس کا رُخ کر رہے ہیں۔

دینی مدارس جو اسلام کے قلعے ہیں ان کا وجود پوری انسانیت بالخصوص مسلم قوم اور مسلم معاشرے کے لیے سانس کی طرح لازم اور ضروری ہے، کیوں کہ انہی دینی مدارس سے انسانی روح کا سامان مہیا ہوتا ہے، انہی دینی مدارس سے مسلم معاشرہ اپنے اسلامی تمدن، اسلامی معاشرت، اسلامی معیشت اور اسلامی ثقافت کے اصولوں پر پروان چڑھتا اور ترقی پاتا ہے۔

اس وقت جب کہ دینی مدارس کا نیا تعلیمی سال شروع ہے تو شمارے کے پلیٹ فارم سے چند ضروری گذارشات طلباء کرام سے کرنا ضروری سمجھتا ہوں

پہلی گذارش:

مدارس کے طلباء کرام کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے وہ ایک بھاری امانت کو لینے جا رہے ہیں، لہذا طلباء کرام کو مکمل ذمہ داری کا مظاہرہ دکھانا چاہئے اور علم کا حصول صرف اس نیت کے ساتھ ہو کہ اسے حاصل کر کے اپنی اور امت کی اصلاح اور اس کی مدد سے دین کی خدمت مقصود ہو کسی پر علمی رعب جمانا یا دیگر دنیوی غرض مقصود نہ

ہواور جب وہ مدرسہ میں ہوتو وہاں کا لمحہ لمحہ ایک امانت کے طور پر استعمال کرنا ہے۔اس کے ساتھ مدارس کے قوانین کا احترام،اساتذہ کرام کا ادب،اسباق پر توجہ،متعلقہ کتابوں مطالعہ،اپنے رفقاء کے ساتھ نرمی والا برتاؤ اور مدرسہ کی دی ہوئی اجتماعی چیزوں کا دیانت کے ساتھ استعمال ان کی ذمہ داری بنتی ہے اور جو طالب علم ان امور کا اہتمام کرلے اسے ہی اللہ تعالی دینی علم کا نوراور برکات عطاء فرماتا ہے اور یہی طالب علم پوری انسانیت کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے اور جو طالب علم ان امور کی پابندی نہیں کرے گا تو کوئی بعید نہیں کہ ذہین سے ذہین طالب علم بھی علم کے نوراور برکات سے محروم ہوجائے

دوسری گذارش:

جس ادارے میں تعلیم حاصل کررہے ہے، یعنی مادرعلمی تو اس کے صاف صفائی کا ایسے خیال رکھیں جیسے اپنے گھر کا خیال رکھتے ہیں بدقسمتی سے اس معاملے میں چند اداروں کے طلباء کرام کو چھوڑ اکثر طلباء کرام سخت سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں جوکہ انتہائی افسوس ناک ہے

تیسری گذارش:

مدارس کے چھٹی اوقات جیسا کہ ظہر سے پہلے کا وقت تو اسے قیلولہ کی سنت کے لیے عصر سے مغرب کا وقت ذکر اذکار کے لیے اور عشاء سے فجر تک کے وقت میں تھوڑی دیر تہجد کے لیے ضرور مختص رکھیں اس سے باطنی اصلاح بہت بہتر ہوتی ہے اسی طرح جمعے کی چھٹی میں غیر درسی کتابوں (بالخصوص اکابرین کی آپ بیتیوں) کا مطالعہ کریں

اور ہر مہینے کے آخری جمعے میں چوبیس گھنٹے کی جماعت میں تشکیل کریں سہ ماہی اور شش ماہی امتحان کے بعد کی چھٹیوں اور عیدالاضحیٰ کی چھٹیوں وغیرہ میں امت کے صلحاء وعلماء کرام سے ملاقات کریں کیوں ان حضرات کی ملاقاتوں سے اللہ تعالی کی یاد پیدا ہوتی ہے لہو ولعب اور فضول کے کھیل کود سے گریز کریں البتہ جسمانی فائدے والی کھیل کھیلی جاسکتی ہے بشرطیکہ اس سے پڑھائی کے اوقات اور شریعت کے کاموں میں حرج نہ ہو

چوتھی گذارش:

نفلی نماز جیسا کہ اشراق ،عصراورعشاء سے پہلے کی سنت غیر مئوکدہ ،مغرب کے اوابین اور اگر وقت ملے تو چاشت کی نماز کا بھی اہتمام کریں

پانچویں گذارش:

اپنے ہم مکتب یاکسی سے بھی اگر کسی مسئلے میں اختلاف ہو جائے تو اسے صرف اختلاف کی حدتک رکھیں۔اس اختلاف کونفرت کی وجہ نہ بنائیں

چھٹی گذارش: وہ مسائل جن میں امت کے علماء کرام کا اختلاف ہے ان میں بحث مباحثوں سے گریز رکھیں

ساتویں گذارش: ہرقسم کی سیاسی یا مذہبی جماعتوں میں دوران طالب علمی شمولیت سے گریز کریں

آٹھویں گذارش:

اگرسبق پڑھانے والے اساتذہ میں کوئی استاد علمی اعتبار سے کمزور ہے تو پہلے پہل ان کی علمی کمزوری کواپنی کم فہمی سے تعبیر کریں اوران کی کمزوری کی شکایت کرنے سے گریز کریں الا یہ کہ سارے طلبا یا طلبا کی اکثریت اس معاملے میں متفق ہو جائے کہ تو پھر بھی مہتمم صاحب سے اس طرح گذارش کی جائے کہ فلاں استاد کا سبق ہمیں ہماری کم فہمی کی وجہ سے سمجھ نہیں آتا ،اگران کی جگہ کوئی اورہمیں یہ سبق پڑھائے تو نوازش ہوگی

نویں گذارش:

لباس اورحلیہ سنت کے مطابق رکھیں

دسویں گذارش:

ایسا کوئی بھی کام نہ کریں جس سے مدارس اوراہل مدارس کی بدنامی ہو

تلک عشرة کاملة

انٹرنیٹ ایکسپرٹ سے سوالات

سوال: کیا ریم بڑھانے سے کمپوٹر کی سپیڈ بڑھ جاتی ہے؟

جواد احمد: مری

جواب: کمپیوٹر کی سپیڈ بڑھانے کے لیے ریم کے علاوہ اچھا پروسیسر اور اچھی ہارڈ دسک بھی ضروری ہے، اگر آپ کے پاس ریم تو زیادہ ہے لیکن پروسیسر سپیڈ کم ہے یا ہارڈ ڈسک بیڈ سیکٹر والی ہے تو خالی ریم بڑھانے سے آپ کے کمپیوٹر کی سپیڈ ہرگز نہیں بڑھے گی۔ اور ویسے بھی ریم کے زیادہ کرنے سے ایک کمپیوٹر کے اندر آپ ڈیسک ٹاپ پر زیادہ سے زیادہ پروگرامنگ ونڈوز اوپن کر سکتے ہیں۔

پروگرامنگ پراسس میں پروسیسر کا زیادہ کردار ہوتا ہے۔ اور ونڈوز کے تیز چلنے میں ہارڈ ڈسک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اگر آپ ریم کے ساتھ اچھی ہارڈ ڈسک اور پروسیسر سپیڈ کا بھی بندوبست کریں تو ریم کے بڑھانے سے پھر کچھ فائدہ ہوگا۔

وگرنہ خالی ریم کے بڑھانے سے فائدہ نہیں ہونے والا، ہاں اگر آپ کے پاس ہارڈ ڈسک اور پروسیسر اچھا ہو تو پھر آپ ریم بڑھائے اس سے فائدہ ہوگا۔

سوال: کیا لو (کم) بجلی پر کمپیوٹر چلانا چاہیے؟

راجہ دلشان، اسلام آباد

جواب: یوں تو پاکستان میں بجلی 220 وولٹ کی بجائے 180 یا 190 ہی رہتی ہے تو اگر 190 وولٹ تک بجلی ہے تو پھر کمپیوٹر چلانے سے کمپیوٹر کو نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن اگر بجلی ڈم ہے یا 170 وولٹ سے کم ہے تو اس سے کمپیوٹر سپلائی کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہذا اتنے کم وولٹ پر کمپیوٹر ہرگز نہ چلائیں۔

کریڈٹ کارڈ سائز کا کمپیوٹر

مائیکرو پروسیسر بنانے والی مشہورِ زمانہ کمپنی "Intel" نے "Compute Card" کمپیوٹ کارڈ' کے نام سے ایک ایسا چھوٹا کمپیوٹر (پی سی) بنایا ہے جس کی لمبائی اور چوڑائی ایک عام کریڈٹ کارڈ جتنی ہے جبکہ اسے دنیا کا سب سے چھوٹا کمپیوٹر بھی قرار دیا جا رہا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ کارڈ جتنی سائز میں بھی یہ کمپیوٹر انتہائی طاقتور ہے کمپیوٹ کارڈ کی ریم 4 گیگا بائٹ اور میموری 64 سے 128 گیگا بائٹ تک ہے جبکہ اس کے سب سے طاقتور ماڈل میں کور آئی فائیو پروسیسر لگایا گیا ہے یعنی کریڈٹ کارڈ سائز کمپیوٹر میں وہ سارے فنکشن موجود ہیں جو کسی بھی یوزر کو ایک عام کمپیوٹر میں درکار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں بلیوٹوتھ بھی ہے جس کے ذریعے اس پی سی کو کسی بھی بلیوٹوتھ ڈیوائس سے کنیکٹ کیا جا سکتا ہے۔

"Intel" کارپوریشن نے پہلی بار اسے لاس ویگاس میں منعقدہ ''کنزیومر الیکٹرونکس شو 2017 کے موقع پر پیش کیا تھا لیکن چند روز پہلے تائیوان میں ہونے والی کمپیوٹیکس نمائش میں یہ ایک بار پھر رکھا گیا ہے نیز یہ بھی شنید ہے کہ اس کا باضابطہ فروخت اگست 2017 سے شروع کر دی جائے گی۔

'کمپیوٹ کارڈ' کو استعمال کرنے کے لیے عام پی سی کی طرح کی بورڈ اور ایل سی ڈی یا ایل ای ڈی سے کنیکٹ کرنا پڑے گا

کمپیوٹر کے جاسوس پروگرام سے اپنی ٹائپنگ بچائیں

کی لوگر سپائی ویئر کی نسل کا ایک جاسوس پروگرام ہے اس پروگرام کو انتہائی خفیہ طریقے سے کمپیوٹر میں بذریعہ ای میل، ان امیجز، ان سافٹ ویئر اور فلیش ڈرائیو وغیرہ کے تھرو داخل کیا جاتا ہے۔ جو پھر کمپیوٹر میں داخل ہو کر خاموشی سے اپنا کام کرتے ہوئے ہر اس چیز کو ریکارڈ کرتا ہے جو آپ ٹائپ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کوئی تحریر لکھ رہے ہیں یا یوزر نیم اور پاس ورڈ ٹائپ کر رہے ہیں

تو کی لوگر لوگر آپ کے کی بورڈ سے ٹائپ کیئے ہوئے ہر لفظ کو ریکارڈ کر کے جاسوسی کرنے والے تک بذریعہ انٹرنیٹ بھیج دیتا ہے۔ ویسے اس قسم کے جاسوسی پروگرام سے بچنے کے لیے اینٹی وائرس اور فائر وال کا استعمال کرنا بھی کافی ہے لیکن انٹی وائرس ہونے ساتھ ساتھ اس کا رجسٹرڈ ہونا بھی ضروری ہے اور جب انٹی وائرس رجسٹرڈ نہیں ہوگا تو اَن رجسٹرڈ انٹی وائرس کے تھرو اس قسم کے پروگرامز سے بچنا مشکل ہے

اس لیے اگر آپ کے پاس رجسٹرڈ انٹی وائرس نہیں اور آپ اپنی ٹائپنگ بھی خفیہ رکھنا چاہتے ہیں تو پھر آپ ایک فری سافٹ ویئر

KeyScrambler

کا استعمال کرنا نہ بھولیں کیوں کہ ٹائپنگ کو خفیہ رکھنے اور اسے اینکرپٹڈ (محفوظ کوڈنگ) کرنے کے لیے یہ بہت ہی بہتر سافٹ ویئر ہے۔ اصل میں یہ سافٹ ویئر آپ کی ٹائپنگ (کی اسٹروکس) کو انکرپٹ کر دیتا ہے،

انکرپٹ ہونے کے بعد کی لوگر پروگرام اسے ریڈنہیں کر پاتا اور جب کی لوگر پروگرام اسے ریڈنہیں کریگا تو پھر کی لوگر پروگرام کے ذریعے سے کوئی جاسوس یہ نہیں جان پائے گا کہ آپ کیا لکھ رہے ہیں اور آپ کی معلومات کو بھی نہیں چرا سکیں گے۔
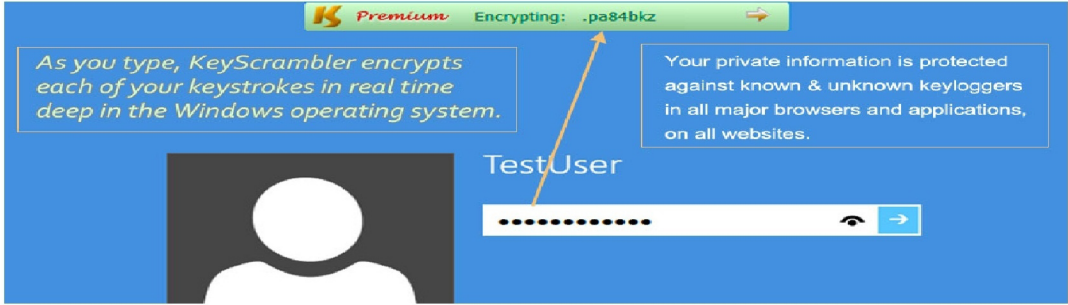
اس تصویر میں لاگ ان فارم کے خانے میں پاسورڈ لکھا جارہا ہے مگر اوپر کے خانے میں وہ رموز میں تبدیل ہو کر چھپتا چلا جارہا ہے اور آپ لکھ کچھ رہے ہیں اور وہ دکھا کچھ رہا ہے۔

اس سائٹ سے سافٹ ویئر کا تازہ ترین ورژن ڈاؤن لوڈ کریں

https://www.qfxsoftware.com/

ڈاؤن لوڈ کرنے کے بعد نارمل انسٹال کریں۔ سافٹ ویئر کو رن کریں

اور نیچے موجود اس سافٹ ویئر کے آئکن پر ماؤس کے رائٹ بٹن سے کلک کریں

آپشن میں جا کر ایڈوانس پر کلک کریں

نئی ونڈو میں پانچوں بکس پر کریکٹ کا نشان لگائیں۔

اس کے بعد اوکے پر کلک کریں۔

پروگرام چل جائے گا۔

پروگرام رننگ کے دوران آئکن کلر گرین ہوگا

آف ہونے کے دوران آئکن کلر اورنج ہوگا۔

یوٹیوب پر غیر مناسب ویڈیوز کو بند کریں

ویڈیوز سرچ انجنز کی دنیا میں (یوٹیوب ویڈیوز سرچ انجن) کا نام کون نہیں جانتا بلکہ اسے اگر ویڈیوز سرچ انجنز کا بادشاہ کہا جائے تو بے جا نہیں ہوگا یوٹیوب پر ہی وڈیوز دیکھنا اب تو ہر انٹرنیٹ یوزر کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔

ویڈیوز چاہے ڈاکیومینٹریز کی ہوں، تعلیمی ہوں، کمپیوٹر، سیل فون، الیکٹرونکس کے سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر کے حوالے سے ہوں یا نیوز چینلز کی لائیو نشریات دیکھنی ہوں، تو یوٹیوب اس حوالے سے سب سے بیسٹ ہے

لیکن ان تمام خوبیوں کے ساتھ جب آپ یوٹیوب کا ہوم پیج دیکھیں تو یہ غیر اخلاقی وڈیوز سے بھرا نظر آتا ہے ایسے میں اس کا فیملی استعمال ناممکن نظر آتا ہے مگر اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیوں کہ آج کی ہماری یہ تحریر اس قسم کی ویڈیوز کو بند کرنے کے حوالے سے ہیں

اور اس کا طریقہ کار بھی یوٹیوب پر موجود ہوتا ہے سب سے پہلے یوٹیوب سرچ انجن اوپن کریں اور اسکرول کرتے ہوئے بالکل آخر میں آجائیں۔

یہاں پر آپ دیکھیں گے تو

ModeRestricted

کا آپشن موجود ہوگا، اس پر کلک کریں

اس کے مزید دو آپشنز نیچے لوڈ ہو جائیں گے

بائے ڈیفالٹ یہ پہلے سے OFF ہوتا ہے اس لیے ON پر کلک کرتے ہوئے SAVE کے ٹیب پر کلک کر دیں اب آپ بے فکری سے سرچ انجن کا استعمال کریں اور آپ جس قسم کی ویڈیوز دیکھیں گے تو ہوم پیج پر اسی نظیر کی ویڈیوز نظر آئیں گے

سمارٹ فون ایپ کے ذریعے اپنے وائی فائی راؤٹر کا پاسورڈ معلوم کریں

اگر آپ اپنے وائی راؤٹر کا پاسورڈ بھول گئے اور راؤٹر کمپیوٹر سے کنیکٹ کر کے پاسورڈ کا پتہ کرنا جو کہ خود ایک مشکل اور طویل پراسس ہے اور بعض اوقات کمپیوٹر بھی پاس نہیں ہوتا ہے جس کی وجہ سے پھر یہ پاسورڈ معلوم کرنے والا کام اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے میں پھر یہی ایک آسان کام ہے کہ آپ اپنے سمارٹ فون کے ذریعے پاسورڈ معلوم کریں

اس کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے سمارٹ فون میں یہ ایپ ڈاؤن لوڈ کریں

E S ExplorerFile

یہ ایپ ڈاؤن لوڈ ہونے کے بعد خودکار طریقے سے انسٹال ہو جائے گی انسٹالیشن کے بعد آپ فائل براؤزر میں روٹ فائل سرچ کریں پھر روٹ فولڈر میں ان ہو جائے وہاں ایک فائل ہوگی جس کا نام ڈیٹا ہوگا

اس کے بعد آپ ڈیٹا فائل میں جائے اور وہاں یہ فائل تلاش کریں

wifi/misc/data

پھر اس فولڈر میں جائیں وہاں پر آپ کو

wpa_supplicant.conf

نامی فائل ملے گی

اس فائل کو

ES ExplorerFile

میں اوپن کریں

جب آپ اس فائل کو اوپن کریں گے تو اس میں آپ کے وائی فائی کا وہ پاسورڈ جو آپ نے اپنے سمارٹ فون میں لگایا تھا شو ہو جائے گا

مزید معلومات کے لیے ایپ مینول پڑھنا نہ بھولیے گا

نوٹ: اس ایپ سے آپ انہی راؤٹرز کا پاسورڈ معلوم کر سکتے ہیں جن کا پاسورڈ آپ نے اپنے سمارٹ فون میں لگا کر وائی فائی یوز کیا ہو ان کے علاوہ کسی اور راؤٹر کا پاسورڈ معلوم نہیں کیا جا سکتا ہے

ES File Explorer
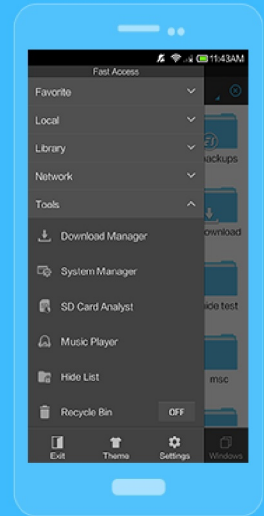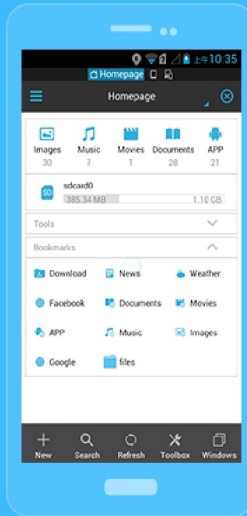
سمارٹ فون ایپ کے ذریعے وائی فائی یوزر معلوم کریں

موجودہ دور میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والا ہر انٹرنیٹ یوزر سمارٹ فون اور لیپ ٹاپ کی وجہ سے وائی فائی راؤٹر کا استعمال ضرور کرتا ہے وائی فائی راؤٹر جواب ہر انٹرنیٹ استعمال کرنے والے کی ضرورت بن چکی ہے اور فی زمانہ آپ اس کے بغیر لیپ ٹاپ اور سمارٹ فون پر انٹرنیٹ بھی استعمال نہیں کر سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک عام یوزر انٹرنیٹ کنکشن لیتے وقت وائی فائی راؤٹر کا انتخاب ضرور کرتا ہے

یہ وائی فائی راؤٹر ہے جس کی مدد سے آپ ایتھرنیٹ کیبل کی جھنجٹ میں پڑے بغیر انٹرنیٹ کا پورا لطف اٹھا سکتے ہیں وائی فائی راؤٹر کی ایک طرف جہاں بہت ساری خوبیاں ہیں وہی اس میں دیگر خامیوں کے ساتھ یہ خامی بھی ہے کہ اگر اس کا پاسورڈ کسی کو پتہ چل جائے تو وہ اسے آپ کی اجازت کے بغیر بھی استعمال کر سکتا ہے یا پھر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی دوست ہم سے بوقت ضرورت پاسورڈ مانگتا ہے جس پر ہم اسے پاسورڈ دے دیتے ہیں پھر ضرورت کے پوری ہونے کے بعد اس بات کا کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ وہ دوست ہمارا وائی فائی پھر سے استعمال تو نہیں کر رہا ہے

اگر نہیں کر رہا ہے تو یہ اچھی بات ہے لیکن اگر کر رہا ہے تو اس کا کیسے پتہ چلائے اور اس کے علاوہ بھی ہمیں اس بات سے باخبر رہنے کی انتہائی اشد ضرورت ہے کہ ہمارا وائی فائی کون کون استعمال رہا ہے۔ اگر کوئی ہماری

اجازت کے بغیر ہمارا انٹرنیٹ استعمال کر رہا ہے تو اس کا وائی فائی راؤٹر سے رابطہ ختم کرنا ضروری ہے

کیونکہ اس سے جہاں نیٹ سپیڈ سلو ہونے، ڈیٹا والیم کے زیادہ استعمال کی وجہ سے زیادہ بل آنے کا خطرہ ہوتا ہے وہی پر اس کے مس یوز کا بھی خطرہ رہتا ہے

اب سوال یہ پیدا ہوگا کہ کیسے معلوم کیا جائے کہ کون کون ہمارا وائی فائی استعمال کر رہا ہے تو اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ وائی فائی راؤٹر کے ویب انٹرفیس سے پتہ چلایا جائے جو تھوڑا مشکل ہے

نوٹ: اس موضوع پر آئندہ شماروں میں مضمون لگے گا انشاءاللہ

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ

FingNetworkTools

ایپ ڈاؤنلوڈ کر کے انسٹال کریں

انسٹالیشن کے بعد اسے اوپن کریں ہوم پیج پر ہی آپ کے وائی فائی راؤٹر سے کنکٹڈ تمام یوزر کی تفصیلات سامنے آجائیگی۔

اس کے بعد پاسورڈ چینج کرے اور ان مفت خوروں کو تنبیہ کریں۔ مزید معلومات کے لیے ایپ مینول پڑھنا نہ بھولیے گا

ملٹی میٹر کیا ہے

آج ہم ملٹی میٹر کے بارے میں جانیں گے، ملٹی میٹر کو مارکیٹ کی اصطلاح میں ٹیسٹ میٹر، چیک میٹر اور صرف میٹر بھی کہا جاتا ہے اس کی مدد سے خراب پرزہ جات کو چیک کیا جاتا ہے۔ایک الیکٹرونکس مکینک کے پاس اس کا ہونا بے حد ضروری ہے کیوں کہ اس کے بغیر خراب پرزہ جات کی جانچ پڑتال نہیں ہوسکتی ہے خاص کر ایسے کمپونٹس کہ جس میں بظاہر خراب ہونے کی کوئی نشانی نہ ہو

ملٹی میٹر بنیادی طور پر دو طرح کے ہوتے ہیں

ڈیجیٹل ملٹی میٹر

انلاگ ملٹی میٹر جسے کلاسیکل میٹر بھی کہا جاتا ہے

ویسے تو دونوں کا کام ایک ہی ہے لیکن بعض جگہوں پر دونوں کی ضرورت پڑتی ہے تو ایسے میں میں یہی کہوں گا کہ دونوں ہی استعمال کیا جائے۔ کسی ایک کی افادیت سے صرف نظر نہیں کی جاسکتی ہے دونوں ہی بہت ضروری ہے

ایک عام ملٹی میٹر میں خراب اور صحیح پرزہ جات کے چیک کرنے کے علاوہ اے سی اور ڈی سی وولٹیج ٹیسٹ، ایمپیر چیک اور لائن وے چیک کرنے کے فنکشنز بھی ہوتے ہیں۔

ملٹی میٹر کے ساتھ دو تاریں ہوتی ہیں جنہیں ریڈ پراب اور بلیک براب کہتے ہیں ان پرابز میں سروں پر کیل نما نوک ہوتے ہیں جن کو پرزہ جات پر رکھ کر ان کی ویلیو چیک جاتی ہے

ایک درمیانہ درجے کے ملٹی میٹر میں بلیک پراب تو کامن ہوتی ہے لیکن ریڈ پراب وولٹیج اور ایمپیئر وغیرہ کے لیے چینج کرنی پڑتی ہے۔

ملٹی میٹر کے سیمبلز

(V~) سے مراد اے سی وولٹیج ہوتی ہے جو ان میٹرز میں ایک وولٹ سے لیکر ایک ہزار وولٹ تک چیک کرنے کی سہولت ہوتی ہے

(V-) سے ڈی سی وولٹیج مراد ہوتی ہے یہ بھی ایک وولٹ سے لیکر ایک ہزار وولٹ تک چیک کرنے کی سہولت ہوتی ہے

(A) سے مراد کرنٹ ہے جو ایک ملی سے لیکر پانچ سے دس ایمپیئر تک ہوتی ہے

(Ω) سے مراد رزسٹنس ویلیو ہے جو زیرو سے لیکر لاکھوں تک ہوتی ہے

(⊣⊢) سے مراد ڈائیوڈ ویلیو ہے اس ڈائیوڈ وغیرہ چیک کیا جاتا ہے

ملٹی میٹر کے متعلق بنیادی معلومات تو یہاں درج کردی گئی ہیں تفصیلی معلومات آئندہ شماروں میں دی جائے گی

Symbols	Measurement Functions	Descriptions
V~	AC Voltage	Measures amount of AC Electrical Pressure
V⎓	DC Voltage	Measures amount of DC Electrical Pressure
mV	Milli Volts	.00V or 1/1000V
A	Amperes	Measures amount of electron flow
mA	Milli Amperes	.001 or 1/1000A
Ω	Ohms	Measurement of resistance to the flow of electron
⊣⊢	Diode	Device used to control direction of electron flow
•)))	Audible Continuity	Audible indication of continuity for low resistance
⊣(	Capacitance	Device used to store electrical potential

کاروباری مشاورت کیجئے

السلام علیکم

میں گورنمنٹ جاب کر کے ریٹائرڈ ہو چکا ہوں، ریٹائرمنٹ کے بعد گورنمنٹ ہر سرکاری ملازم کو کچھ رقم دیتی ہے اور وہ رقم مجھے بھی ملی ہے، ریٹائرڈ منٹ کے بعد میں تقریبا ایک سال سے کاروبار کے لیے غور وفکر کررہا ہوں لیکن مجھ میں کسی کاروبار کے کرنے کی ہمت نہیں پیدا ہورہی ہے۔عزیز واقارب اور دوست احباب نے مختلف کاروبار کے بارے میں راہ نمائی دی ہے جن میں سے تو کچھ ایسے ہیں کہ ان کے بارے میں میرا تجربہ صفر ہے اور کچھ ایسے ہیں کہ جو مجھے پسند نہیں ہیں ایک کام یعنی کپڑے کا کاروبار جو مجھے پسند ہے لیکن اس میں میرا تجربہ نہیں اور یہی وہ چیز ہے کہ جس کی وجہ سے میں اس کام کو شروع نہیں کر رہا ہوں وگرنہ بحثیت کاروبار یہ مجھے بے حد پسند ہے پر مسئلہ وہی کہ مجھے اس کا تجربہ نہیں۔آپ سے مشاورت یہ کرنی تھی کہ کیا بغیر تجربے کے اس کام کو شروع کرنا مفید رہے گا یا اگر آپ مجھے کوئی اور کاروبار بتاتے ہیں تو وہ بھی بتادیں، میرے پاس درمیانے درجے کے کاروبار کرنے کی رقم موجود ہے

شمریز نصیر

☆☆☆

وعلیکم السلام

محترم شمریز نصیر صاحب

گذارش یہ ہے کہ آپ کے پاس جتنی بھی رقم موجود ہے ہمیں صرف اتنا بھی بتادینا کافی ہے کہ میں ایک چھوٹے یا متوسط درجے کا کاروبار کرنے کی سکت رکھتا ہوں جیسا کہ آپ کے پوچھے گئے سوال میں ہم نے ترمیم کے ساتھ لکھ دیا ہے رقم نہ بتایا کریں۔دوسری بات یہ ہے کہ کام ہمیشہ وہی کرنا چاہئے جسے آپ پسند کرتے

ہو، کیوں کہ ایک بہترین کاروباری کے لیے جہاں ایمانداری، لگن، محنت اور کاروبار کو پورا وقت دینا ضروری ہے وہی پر اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جو کاروبار کر رہا ہے وہ اس کا پسندیدہ بھی ہو

رہی تجربے کی بات تو جہاں آپ ایک سال تک فارغ بیٹھے وہی پر چار پانچ ماہ اور بھی فارغ بیٹھے یعنی کسی جاننے والے کے کپڑے کی دوکان میں چار پانچ ماہ لگائے تو تجربہ بھی آجائے گا، تجربے کے بعد آپ اس کام کو شروع کریں بغیر تجربے کے کپڑے کے کاروبار کو تو کیا کسی بھی کاروبار کو شروع کرنے سے گریز کریں کیوں کہ ایسا کرنا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے اور تجربے کے بہت سارے فوائد ہیں مثلاً آپ کو یہ پتہ چل جائے گا کہ کیا میں یہ کاروبار کر پاؤں گا۔ نمبر دو آپ اگر کاروبار کرنے کے حوالے سے مطمئن ہو گئے تو اپنا کاروبار کرنے کے لیے لوکیشن کا تجربہ بھی حاصل ہو جائے کہ کاروبار کہاں اور کونسی جگہ پر کیا جا سکتا ہے۔ نمبر تین آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ دوکان کے لیے کپڑا کہاں سے لینا ہے، کپڑے کے کاروبار میں گاہک کو کیسے ڈھیل کرنا ہے اور دوکان کی سیٹنگ کیسے ہونی چاہئے الغرض وہ تمام فوائد جو بغیر تجربے کے حاصل نہیں ہو سکتے تجربے کے بعد یک مشت حاصل ہو جاتے ہیں

کامیاب کاروباری بننے کے لیے نوکری کی قربانی

ایک بہترین کاروباری فرد بننے کے لیے پچھلے شماروں میں میں نے وہ تمام ضرور باتیں بتا دی ہیں کہ ایک عام شخص بہترین کاروباری کیسے بن سکتا ہے اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے گا انشاءاللہ آج کے اس مضمون میں بھی اسی حوالے سے بات ہوگی

ایک سوال کیا جاتا ہے کہ کیا نوکری اور کاروبار ایک ساتھ کیا جا سکتا ہے؟

یعنی ایک شخص نوکری کرر ہا ہے اور کاروبار بھی کرنا چاہتا ہے تو کیا اسے کاروبار میں وہ مقام اور درجہ مل سکتا ہے جو ایک کامیاب کاروباری کا مقدر ہوتا ہے اس حوالے سے میں نے بہت سارے مضامین لکھے ہیں جن میں میں نے یہ ثابت کیا ہے کہ کاروبار اور نوکری دونوں کو ایک ساتھ کرنا کاروبار میں کامیابی کی صحت کے لیے مضر ہے

کیوں کہ اگر آپ کوئی نوکری کرر ہے ہیں اور آپ کو کاروبار کا بھی شوق ہے یعنی آپ کی نوکری اس درجے کی نہیں ہے کہ جس سے آپ کا گذر بسر ہو سکے یا گذر بسر تو ہو رہا ہے لیکن آپ مالی اعتبار سے مزید ترقی کے خواہ ہیں تو پھر آپ کو اپنی نوکری کی قربانی ضرور دینی ہوگی لیکن یہ ضرور یاد رکھیں کہ اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ نوکری چھوڑ کر آپ کاروبار میں کامیابی حاصل کر پائیں گے

کیوں کہ اگر نوکری چھوڑنے کے بعد آپ کاروبار نہ کر سکے تو پھر بمثل مشہور کہاوت یک نہ شد دو شد والی بات ہو جائے گی یعنی آپ کاروبار میں ناکامی کے ساتھ نوکری سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ اس لیے کسی بھی کاروبار کے لیے نوکری وغیرہ کی قربانی دینے سے پہلے اس بات پر خوب غور وفکر کریں کہ آپ جو کاروبار کر رہے ہیں اس میں آپ کے لیے کامیابی کا تناسب کیا ہے اور اگر خود یہ نہیں معلوم کر سکتے ہیں تو اس بابت کسی ماہر کی رائے ضرور معلوم کریں بغیر غور وفکر یا کسی ماہر سے مشورہ کئے بغیر کاروبار کے لیے نوکری چھوڑنے کا فیصلہ درست اقدام نہیں ہوگا

اور یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ کاروبار اور نوکری ایک ساتھ چلانا مشکل ہے گو کہ کچھ لوگ دونوں کو ایک ساتھ چلا بھی رہے ہیں لیکن اس صورت میں وہ ترقی نہیں ہوتی جتنی صرف کاروبار کو توجہ دینے سے ملتی ہے کیوں کہ کاروبار پوری توجہ اور پورا وقت مانگتا ہے جب کہ نوکوری اور کاروبار دونوں کو ایک ساتھ چلانے سے ان میں تقسیم ہوتی ہے جو کہ کاروبار کی صحت کی لیے ٹھیک نہیں

اس لیے یہ ضروری ہے کہ اس بابت مکمل غور وفکر کے بعد ہی فیصلہ کریں کہ آپ نے کیا کرنا ہے نوکری ؟ یا کاروبار؟

اور یہ فیصلہ واقعتاً ایک مشکل فیصلہ ہوگا لیکن بہر حال اس پر غور وفکر بہت ضروری ہے پھر جب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ کاروبار ہی کرنا ہے تو میں کہوں گا کہ اب آپ ترقی کے منازل طے کر سکتے ہیں لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ کاروبار کے ان تمام اصولوں پر کاربند ہو کر کاروبار کریں جو اس ضمن میں ضروری ہے ان میں سے کچھ تو ہم نے پچھلے شماروں میں ذکر کیے ہیں اور باقی اصول آئندہ کے شماروں میں اسی عنوان کے تحت ذکر کیے جائیں گے ان اصولوں کو پڑھنے کے لیے آئندہ کے شماروں کو پڑھنا نہ بھولیں

اردو زبان کے قوانین

پچھلے شماروں میں میں نے دو مضمونوں میں اس چیز کی طرف اشارہ کیا تھا کہ ہم اردو بولتے وقت کیسی کیسی غلطی کرتے ہیں اور "اردو" قوانین سے ناواقفیت کی بناء پر ہم کس طرح کی غلط فہمیوں کا شکار ہیں ۔ چنانچہ انھیں غلطیوں سے بچنے کے لیے میں اس اور آئندہ کے شماروں میں انشاء اللہ "اردو" قوانین کا سلسلہ شروع کرر ہا ہوں تا کہ "اردو" بولتے وقت قوانین سے واقفیت کی بناء پر ایسی غلطیوں سے بچا جا سکیں

کسی بھی زبان کا قاعدہ قانون ایسا علم ہوتا ہے جس کو سمجھنے کے بعد کوئی بھی شخص اس زبان کو درست طریقے سے لکھ، پڑھ اور بول سکتا ہے۔ ہماری ملکی مادری زبان "اردو" ہے تو میں اس مضمون میں سلسلہ وار اردو زبان کے قواعد لکھوں گا۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کوشش کروں گا کہ اصطلاحات کو آسان سے آسان کر کے رقم کروں تا کہ ایک عام قاری کو بھی اس کے سمجھنے میں دشواری نہ ہو

اصطلاحات

علم ہجا:

حروفِ تہجی کو الگ الگ کرنے، املا اور ہجوں کی ساخت کا علم ہے۔

حروف ابجد:

الف، باؔ اور، تاء وغیرہ کو حروف ابجد کہتے ہیں

حروف تہجی:

اردو میں حروف کی دو قسمیں ہیں؛

نمبر ایک مفرد حروف: جیسا کہ ا، ب، ت، پ وغیرہ

نمبر دو مرکب حروف: جو دو حروف کا مجموعہ ہوتا ہے؛ آ، بھ، پھ اور ٹھ وغیرہ

حروف بلحاظ حرکات:

تلفظ یا صوتی لحاظ سے اردو میں حروف کی دو قسمیں ہیں

نمبر ایک حروف علّت:

الف، یاء اور واؤ وہ حرف ہیں جن کے ملانے سے الفاظ میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ جیسے باء الف زبر بَا ۔باء یاء زیر بِی' باء واؤ پیش بُو

نمبر دو حروف صحیح:

وہ حرف جو کسی حرف علّت یا علامت حرکت (زبر، زیر، پیش) کے بغیر آپس میں ملکر کوئی آواز پیدا نہیں کر سکتے۔ جیسے باء، تاء وغیرہ

شعروشاعری

عقل کرتی ہے دریافت کیا ہے خدا
عشق کہتا ہے دل میں چھپا ہے خدا

بے وفا اور ہرجائی سارا جہاں
با وفا ہے خدا با وفا ہے خدا

یاس کو پاس آنے نہ دینا کبھی
آس رکھنا سدا، آسرا ہے خدا

جو مصیبت کو ٹالے نہیں کوئی اور
صرف اور صرف مشکل کشا ہے خدا

ساری دنیا خدا ہی محتاج ہے
ساری دنیا کا حاجت روا ہے خدا
وہ جو حاضر ہے ناظر ہے موجود ہے
وہ خدا ہے خدا، وہ خدا ہے خدا

صرف جسموں کے افعال ہی سے نہیں
دل کے رازوں سے بھی آشنا ہے خدا

اس کو آتی نہیں ہے کبھی اونگھ بھی
از ازل تا ابد جاگتا ہے خدا

کس نے غفلت میں ڈالا ہے مجھ سے تجھے
غافل انسان سے پوچھتا ہے خدا

بندے کر دیں فراموش یہ اور بات
اپنے بندوں کو کب بھولتا ہے خدا

شاہین اقبال اثر

لطیفے

ایک بچہ چاکلیٹ کھا رہا تھا تو راہگیر نے از راہ نصیحت بچے کو کہا
اتنے زیادہ چاکلیٹ کھانا اچھا نہیں ہوتا
بچے نے کہا:
میرے دادا جی سو سال جئے تھے
راہ گیر نے پوچھا:
کیا آپ کے دادا جی چاکلیٹ کھاتے تھے
بچہ نہیں، وہ اپنے کام سے کام رکھتے تھے

☆☆☆☆

ایک ریلوے آفیسر ٹرین حادثے کے بارے میں تحقیقات
کر رہا تھا چنانچہ اس نے ڈرائیور سے پوچھا
ٹرین جنگل میں کیسے گھسی اور حادثہ کی وجہ کیا چیز بنی؟
ٹرین ڈرائیور:
پٹری پر اچانک ایک آدمی چڑھ آیا
ریلوے آفیسر:
ایک آدمی کو بچانے کے لئے تم سب کو مارنا چاہتے تھے ٹرین
سیدھا اس آدمی پہ چڑھا دیتے

ٹرین ڈرائیور: سر میں تو یہی کرنے والا تھا مگر وہ کمبخت پٹری سے
اتر کر جنگل کی جانب بھاگا

☆☆☆

ایک ڈاکٹر موٹے شخص سے

موٹاپے کا ایک ہی علاج ہے کہ تم روزانہ صرف روٹیاں کھایا کرو

مریض:

اچھا ڈاکٹر صاحب یہ تو بتاؤ کہ یہ دو روٹیاں کھانے سے پہلے
کھانی ہیں یا کھانے کے بعد

☆☆☆

ڈاکیہ پپو سے
کفیل احمد کا گھر کہاں ہے؟

پپو:
نبیل احمد کے گھر کے سامنے

ڈاکیہ:
نبیل احمد کا گھر کہاں ہے پپو کفیل احمد کے گھر کے سامنے

ڈاکیہ:

اچھا تو یہ دونوں کہاں ہے؟

پپو:

آمنے سامنے

بچوں کی کہانی

فاخراور میرا بچپن اس طرح گذرا ہے کہ وہ پڑھائی اور کھیل میں ہمیشہ میرے ساتھ رہا، یا پھر میں اس کے ساتھ ہوتا۔ یہاں تک کہ ہماری شرارتیں بھی آپس میں مشوروں سے انجام پاتیں۔ بچوں میں ہماری دوستی کی مثال دی جاتی تھی، دن کا ایسا کوئی لمحہ نہیں ہوتا کہ یا فاخر میرے یہاں ہوتا یا میں فاخر کے ہاں ہوتا۔
اتنی اچھی دوستی کے باوجود فاخر میں ایک عادت ایسی تھی، کہ کبھی کبھار میں بھی اس کی اس عادت سے بہت بیزار ہو جاتا تھا اور وہ عادت یہ تھی کہ وہ جس چیز کو کرنے کا ٹھان لیتا تو اسے انجام دیئے بغیر اس سے پیچھے نہیں ہٹتا تھا۔
گو کہ یہ عادت مثبت کاموں میں تو بہت فائدہ مند رہتی تھی لیکن منفی کاموں میں اس کے ساتھ میرے لیے بھی پریشانی کا باعث بن جاتی تھی
ایک دن اس نے سلیمانی ٹوپی کے بارے میں ایک کہانی پڑھی، کہانی پڑھنے کے بعد مجھے کہنے لگا
:"یار سکندر یہ سلیمانی ٹوپی کہاں سے ملے گی"
میں نے کہا:
"یہ صرف قصے کہانیوں میں ملتی ہے، حقیقی زندگی سے اس کا کوئی تعلق نہیں"
لیکن فاخر اپنی ضد پر اتر آیا اور کہنے لگا:
" کہ میں اس ٹوپی کو حاصل کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھوں گا "
میں نے بہت سمجھایا لیکن وہ کہاں ماننے والا تھا
بالآخر میں نے فیصلہ کرلیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ فاخر کی اس عادت سے فاخر کی جان چھڑاؤں
چنانچہ میں نے لنڈے سے ایک رنگ بھرنگی ٹوپی خریدی اور بیگ میں رکھ کر سکول کی ہاف ٹائم چھٹی میں فاخر کو

دیدی

ساتھ میں ایک جھوٹی موٹی منتر بھی اسے یاد کرائی کہ کہ جب بھی غائب ہونا ہو اس منتر کو پڑھو اور ٹوپی لگا کر غائب ہو جاؤ

پہلے پہل تو فاخر کو یقین نہیں آیا لیکن میرے کہنے پر اس نے منتر پڑھا اور ٹوپی لگا کر میرے بتائے ہوئے دو لڑکوں کے پاس جا کر انہیں تھپڑ مارا

ان دونوں نے تھپڑ کھانے کے بعد اس طرح کاری ایکشن دیا کہ گویا فاخر انہیں نظر آ رہا اور اس طرح کی ایکٹنگ کی کہ گویا انہیں کسی ان دیکھی مخلوق نے تھپڑ مارا ہو

فاخر میرے پاس آیا اور کہنے لگا:

" سکندر کیا میں تجھے نظر آ رہا ہوں"

میں نے کہا:

" کیا تم ان لڑکوں کو نظر آئے جنہیں تم نے تھپڑ مارا "

فاخر نے کہا:

" نہیں کیوں کہ اگر میں انہیں نظر آتا تو وہ مجھے بھی تپڑ مارتے لیکن انہیں میں نظر آیا بلکہ وہ تو ڈر کے مارے بھاگ نکلے "

میں نے کہا:

" دیکھ لو میں نے تمھاری دوستی کے خاطر سلیمانی ٹوپی کہاں سے لا دی ۔"

فاخر نے کہا:

"بلکل سکندر دوست واقعی تم نے دوستی کا حق ادا کیا"

اس کے بعد میں نے فاخر سے کہا:

"چلیں باہر جاتے ہیں کچھ کھانے پینے کی چیزیں لاتے ہیں "

فاخر نے کہا:

"ٹھیک ہے چلتے ہیں"

میں جان بوجھ کر اسے "سر انجم" کے کمرے پاس لے گیا

"سر انجم" ہمارے سکول میں بہت سخت ٹیچر سمجھے جاتے تھے اور ذرا سی کوتاہی پر بھی سخت سزا دیتے تھے یہی وجہ تھی کہ ہر بچے کی طرح فاخر بھی **ان** پر غصہ رہتے تھے۔ یہاں پر میں یہ بھی بتا دوں کہ سر انجم جو سختی کرتے تھے تو وہ بے وجہ نہیں کرتے تھے بلکہ وہ ہمیشہ ہماری بھلا کے لیے سختی کرتے تھے لیکن سٹوڈنٹس کو یہ چیز کب سمجھ آتی ہے

میں اور فاخر جب سر انجم کے کمرے کے دروازے کے پاس پہنچے تو دروازے میں سے ہمیں سر انجم نظر آیا

فاخر نے کہا:

صبر صبر

کیوں نہ سر انجم سے پرانا حساب کتاب برابر کیا جائے اور یہی میں چاہتا تھا"

میں نے کہا:

"ضرور کیوں نہیں"

تو فاخر نے منتر پڑھنے کے بعد سلیمانی ٹوپی لگائی اور سر انجم کے کمرے میں داخل ہوئے

اور جاتے ہی سر انجم کو تھپڑ مارا

اس کے بعد اور بھی تھپڑ پڑے لیکن سر انجم کو نہیں بلکہ فاخر کو پڑے

دراصل اس ٹوپی کی کوئی حقیقت نہیں تھی بلکہ فاخر کو سر انجم سے پٹھائی کرنا میرا مقصد تھا اور اس کے لیے یہ ساری پلاننگ کی، تاکہ فاخر کو کچھ سبق ملے اور وہ دولڑکے میرے ٹرینڈ تھے انہیں میں نے اس طرح کی ایکٹنگ کا کہا تھا

رنگ بھریں
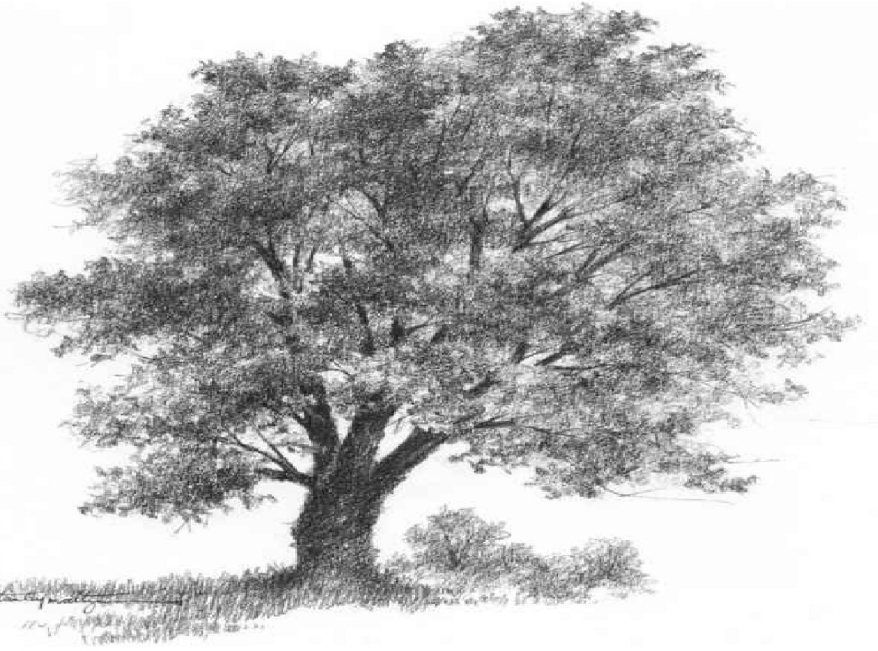
ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم

آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد سے عقد فرمایا۔شام کے دوسرے سفر میں آپ عرب کے ایک شریف خاندان کی نامور خاتون حضرت خدیجہ کا سامان تجارت لیکر گئے، واپسی پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی امانت و دیانت شرافت و وقار سے متاثر ہو کر نکاح کا پیغام بھیجا جسے آپ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کے مشورے سے قبول فرمالیا۔

دوسرے نمبر پر حضرت سودہ بن زمعہ رضی اللہ عنہا سے سن ۱۰ نبوت میں نکاح فرمایا جب ان کی عمر پچاس سال کی تھی مہر ۴۰۰ درہم مقرر ہوا اور وہ آنحضرت ﷺ کے پاس ہی بوڑھی ہوئیں۔آنحضرت ﷺ نے چاہا کہ ان کو طلاق دے دیں، لیکن انہوں نے فرمایا کہ میری غرض یہ ہے کہ میں آپ کی ازواج میں سے اٹھائی جاؤں، انہوں نے اپنی نوبت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی، پھر آپ ﷺ نے ان کو طلاق نہیں دی چودہ سال آپ کے پاس رہیں، حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخری ایام میں انتقال ہوا۔

تیسرے نمبر پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے چھ سال کی عمر میں مکہ مکرمہ ہجرت سے دو سال قبل اور ایک قول میں تین سال قبل شوال المکرّم میں نکاح کیا ان کا مہر بھی ۴۰۰ درہم تھا، رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی جب حضرت عائشہ کی عمر نو سال کی تھی، حضرت عائشہ کا انتقال سترہویں رمضان المبارک ۵۷ ہجری ۶۶ سال کی عمر میں ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں، آنحضرت ﷺ نے سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کسی دوشیزہ سے عقد نہیں کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام عبداللہ ہے (اس سے مراد عبداللہ بن عوام ہیں جو حضرت اسماء بنت ابی بکر کے صاحب زادے ہیں اور حضرت عائشہ کے بھانجے ہیں) اور یہ حضور ﷺ کے پاس نو سال رہیں۔

چوتھے نمبر پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت عمر فاروق سے شعبان ۳ ہجری مین جب ان کی عمر بائیس سال تھی عقد فرمایا، روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو طلاق دے دی تھی، حضرت جبرائیل نازل

ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حفصہ سے رجوع فرمالیجئے، اس لئے کہ وہ بہت روزہ دار اور نماز پڑھنے والی ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے رجوع فرمالیا۔

دوسری روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر فاروق پر عنایت بے غایت کی وجہ سے رجوع فرمایا، انہوں نے شعبان ۴۵ ہجری میں انتقال فرمایا ۸ سال آپ ﷺ کے پاس رہیں، کل عمر ۶۳ سال کے قریب ہوئی۔

پانچویں نمبر پر حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے ہجرت کے چوتھے سال ۵۰۰ درہم مہر پر عقد فرمایا لیکن زندگی نے وفا نہ کی اور دو تین ماہ عقد میں رہ کر راہی دار البقاء ہوگئیں۔ نکاح کے وقت عمر ۳۰ سال تھی، ۳ ماہ آپ ﷺ کے پاس رہیں اور ۴ ہجری میں انتقال فرمایا۔

چھٹے نمبر پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شوال ۴ ہجری میں جب ان کی عمر ۲۴ سال کی تھی عقد فرمایا ان کا انتقال ۶۲ ہجری میں ہوا اور باعتبار وفات کے ازواج مطہرات میں سب سے آخری زوجہ مطہرہ ہیں اور ایک روایت میں انتقال کرنے والی آخری زوجہ حضرت میمونہ ہیں، ام سلمہ ۶ سال سے زائد عرصہ آپ ﷺ کے پاس رہیں، ان کی عمر بیاسی سال ہوئی، ام سلمہ کنیت ہے نام ہندہ تھا، مہر کی مقدار ۶۰۰ درہم تھی۔

ساتویں نمبر پر حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ۵ ہجری میں جب ان کی عمر ۳۵ سال تھی بعوض ۴۰۰ درہم عقد فرمایا، یہ حضور ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں ان کا نکاح آنحضرت ﷺ کے غلام زید بن حارثہ سے ہوا تھا، ان کی طلاق کے بعد ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں، ۲۰ ہجری میں انتقال فرمایا، اور حضور ﷺ کی وفات کے بعد سب سے پیشتر ازواج مطہرات میں سے انہی کا انتقال ہوا، اور یہ سب سے پہلی عورت ہیں جن کے جنازہ پر گہوارہ رکھا گیا، تقریباً چھ سال آپ ﷺ کے ساتھ رہیں کل عمر ۵۰ سال ہوئی۔

آٹھویں نمبر پر حضرت جویریہ بن حارث رضی اللہ عنہا سے ۵ ہجری میں جب ان کی عمر ۲۰ سال تھی عقد فرمایا، مہر ۴۰۰ درہم مقرر ہوا، یہ غزوہ بنی مصطلق میں قید ہوئیں اور ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں تھیں انہوں نے حضرت جویریہ سے بدل کتابت چاہا، وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ مال کتابت کے لئے کچھ سوال کریں، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اس سے بہتر کام نہ کروں یعنی مال کتابت ادا کروں اور تم سے عقد کرلوں، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا راضی ہوگئیں پس آنحضرت ﷺ نے مال کتابت ادا کر کے عقد فرمایا،

ان کا انتقال ۵۶ ہجری میں ہوا، ۶ سال آپ ﷺ کے پاس رہیں کل عمر ۷۰ سال ہوئی۔

نویں نمبر پر حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے ۷ ہجری میں عقد فرمایا، ان کا نام رملہ ہے، ام حبیبہ کنیت ہے وہ عقد کے وقت حبشہ میں تھیں اور ان کا مہر ۴۰۰ دینار تھا جو آنحضرت ﷺ کی طرف سے نجاشی شاہ حبشہ نے ادا کیا اور ان کے نکاح کے متولی عثمان بن عفان اور دوسرے قول کے مطابق خالد بن سعید بن العاص تھے، شعبان ۴۴ ہجری میں انتقال فرمایا، نکاح کے وقت ان کی عمر ۳۷ سال تھی، ۳ سال سے زائد آپ ﷺ کے پاس رہیں کل عمر ۴۷ سال ہوئی۔

دسویں نمبر پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے صفر ۷ ہجری میں عقد فرمایا، ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دے دیا گیا، نکاح کے وقت عمر ۱۶ سال تھی، یہ ہارون کی اولاد میں سے تھیں، غزوہ خیبر میں اسیر ہوئی تھیں، آنحضرت ﷺ نے ان کو آزاد فرمایا اور آزاد کرنا ہی ان کا مہر مقرر ہوا، اور ۵۰ ہجری میں انتقال ہوا۔ ۴ سال آپ ﷺ کے پاس رہیں اور کل عمر ۶۹ سال ہوئی۔

فائدہ: یہ آنحضرت ﷺ کی خصوصیت تھی امت کے لئے آزادی کو مہر بنانا جائز نہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی مذہب ہے۔

گیارہویں نمبر پر حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے ذیقعدہ ۷ ہجری میں بعمر ۳۶ سال عقد فرمایا، ۵۰۰ درہم مہر مقرر ہوا، یہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں، ان کا عقد موضع سرف میں ہوا، اور وہیں ۵۱ ہجری میں انتقال فرمایا، ایک روایت میں ۶۶ ہجری میں ان کا انتقال ہوا، اور آخری روایت کے اعتبار سے یہ وفات میں سب سے آخری زوجہ مطہرہ ہیں، ۳ سال سے زائد آپ ﷺ کے پاس رہیں، کل عمر ۸۰ سال ہوئی۔

ان گیارہ ازواج مطہرات میں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ بقیہ نو نے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد انتقال فرمایا، یعنی آنحضرت ﷺ کی وفات ان سے پیشتر ہو چکی تھی، تمام ازواج مطہرات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

میں اب پردہ کروں گی

نہ ہر کھیت میں بے محابا چروں گی
نہ ہرگز زمانے کا اب دم بھروں گی
زمانے کے خالق سے میں اب ڈروں گی

سو حکمِ خدا پر جیوں گی مروں گی
میں اب غیر محرم سے پردہ کروں گی

مجھے میرے مولیٰ نے عصمت عطا کی
کہ اسلام نے مجھ کو عظمت عطا کی
مجھے میرے رب نے یہ ہمت عطا کی

نہ اہلِ زمانہ سے اب میں ڈروں گی
میں اب غیر محرم سے پردہ کروں گی

رضا صرف مولیٰ کی مطلوب ہے اب
مری زندگانی بہت خوب ہے اب
مجھے چار دیواری محبوب ہے اب

میں سڑکوں میں بازار میں کیوں پھروں گی
میں اب غیر محرم سے پردہ کروں گی

گو تخمِ عمل لاکھ بوتی ہوں یارب
مگر عمرِ رفتہ پہ روتی ہوں یارب
کہ خود ہی سے شرمندہ ہوتی ہوں یارب

کہ کیا منہ دکھاؤں گی جب میں مروں گی
میں اب غیر محرم سے پردہ کروں گی

شاہین اقبال اثر

آپ کے خواب اوران کی تعبیر

محترم میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ کھڑا ہوں جہاں سے ایک صاف شفاف پانی کا چشمہ بہہ رہا ہے اوراس سے لوگ پانی بھر رہے ہیں مہربانی فرما کر خواب کی تعبیر عنایت فرما دیں

عمرنواز لاہور

☆☆☆☆

ماشاءاللہ مبارک خواب ہے جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالی آپ کے علم سے لوگوں کو فائدہ دے گا۔لہذا پنج وقتی نماز کے اہتمام کے ساتھ صدقہ خیرات وغیرہ کا بھی اہتمام کریں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محترم مفتی صاحب میں خواب میں دیکھتا ہوں اور ایسا کئی دفعہ دیکھا ہے کہ کوئی مجھے کہتا ہے کہ اس دیوار کے پیچھے یا ساتھ والے مکان میں یا دوسرے شہر میں حضورﷺ موجود ہیں لیکن میں کوشش کے باوجود ان کی زیارت سے محروم رہتا ہوں۔جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں اور درود پاک کی کثرت بھی رکھتا ہوں لیکن زیارت سے محرومی ہی مقدر ہے

فیضان قریشی کینیڈا ایڈمنٹن

☆☆☆☆

آپ کے خواب سے معلوم ہورہا ہے کہ اللہ نہ کرے آپ کسی بدعت میں مبتلاء ہے جس کی وجہ سے آپ حضورﷺ کی زیارت سے محروم ہورہے ہیں آپ کو مشورہ یہی ہے کہ اپنے اعمال کے بارے میں کسی مستند عالم دین سے پوچھیں اورانھیں وہ تمام کام بتائیں جنہیں آپ عبادت سمجھ کر کرتے ہیں امید ہے خرابی سامنے آجائے

گی ۔لہذا بدعات کی کھوج کے ساتھ اپنے اعمال کی درستی کی کوشش ضرور کریں اور پنج وقتی نماز کے اہتمام کے ساتھ کسی نیک اور شریعت کے پابند بندے سے اپنا تعلق جوڑلیں تا کہ مستقبل میں اس قسم کی خرابیوں سے بچا جاسکے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں خواب میں اکثر و بیشتر اپنے ان رشتہ داروں کو دیکھتا ہوں جو اب اس دنیا میں نہیں ہیں میں نے سنا ہے کہ فوت شدہ لوگوں کا خواب میں دیکھنا اس بات کی علامت ہے کہ ان کو خواب میں دیکھنے والی زندگی ختم ہونے کے قریب ہے

امتیاز علی کراچی

☆☆☆☆

یہ بات غلط ہے کہ مردوں کا خواب میں آنا صاحب خواب کی زندگی ختم ہونے کی علامت ہے۔

آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ یا تو آپ کو اپنے رشتہ داروں سے بے حد محبت ہے جس کی وجہ سے وہ آپ کے خواب میں آتے رہتے ہیں یا پھر آپ ان کے لیے دعا وغیرہ میں سستی کرتے ہیں جس کی وجہ سے پھر یہ حضرات آپ کے خواب میں آتے ہیں لہذا مرحومین کی ایصال ثواب کے لیے حسب توفیق صدقہ جاریہ کی کوشش کریں

عملیات و وظائف

سورہ اخلاص کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب جمع ہو جاؤ، تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمع ہو گئے تو آپ ﷺ تشریف لائے اور سورہ اخلاص پڑھی اور ارشاد فرمایا: یہ سورۃ (یعنی سورہ اخلاص) ایک تہائی (یعنی تیسرا حصہ) قرآن کے برابر ہے۔ (صحیح مسلم)

.... ☆☆☆ ....

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

جو شخص سونے کے ارادہ سے بستر پر لیٹے اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن پروردگارِ عالم فرمائیں گے ''اے میرے بندے! تو اپنی دائیں جانب کی جنت میں چلا جا۔'' (تفسیر ابن کثیر)

.... ☆☆☆ ....

مدیر کے نام

شمارے کے تمام مضامین بہت پیارے ہیں لیکن مجھے کمپیوٹر مضامین بہت پسند آئے ہیں

ایس ایم ایس، ایڈریس اور نام نہیں لکھا

☆☆☆

محترم پیغام کے شروع یا آخر میں نام اور ایڈریس ضرور لکھا کریں

پسندیدگی کے لیے بے حد شکریہ

☆☆☆

اگر احادیث میں کتاب کا نام بریکٹ میں لکھ دیا کریں تو نام اور حدیث وغیرہ میں تمیز کرنا آسان ہو جائے گی

مفتی سہیل احمد اسلام آباد

☆☆☆

مفتی صاحب آپ کا بے حد شکریہ

انشاءاللہ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے گا

☆☆☆

اگر مضامین میں طول اور تفصیل کے بجائے جامعیت کو ترجیح دی جائے تو یہ چیز شمارے کو اور بھی اعلی بنا دے گی

اسرار الحق اسلام آباد

☆☆☆

محترم اسرار صاحب

یہ چیز پہلے سے ہی شمارے کی ٹیم کی ترجیحات میں ہے اور اس پر غور جاری ہے

☆☆☆

شمارہ کب کاغذی پرنٹ میں دستیاب ہو سکے گا

عمر فاروق ایڈریس نہیں لکھا

☆☆☆

محترم عمر فاروق صاحب

ایڈریس ضرور لکھا کریں

دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ اس بابت شمارے کی ٹیم عید کے بعد میٹنگ رکھ چکی ہے جیسے ہی کوئی فیصلہ آتا ہے آپ سمیت تمام قارئین کو مطلع کر دیا جائے گا

الحمدُ لله، کہ شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب المدنی
(حفظهم الله ورعاهم ، وتقبل مساعيهم ، وجعل عقباهم خيرا من أولاهم)
☆ فاضلِ وفاق المدارس العربیۃ پاکستان (امتیازی پوزیشن،) ☆ وفاضل اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ (بشرفِ امتیاز،)
☆ رکن اسلامی نظریاتی کونسل، آزاد جموں وکشمیر، ☆ سابق رکن اسلامک مشن سنٹر، متحدہ عرب امارات، دبی
کی دوسری بڑی وقیع اور جلیل القدر تفسیر زبدۃ البیان فی تفسیر القرآن "المعروف"
تفسیر المدنی
(الصغیر)
کا نیا ایڈیشن نئی آب وتاب اور عمدہ اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ چھپ کر منظر عام پر آگیا ہے،
جس میں ہر آیتِ کریمہ کا ترجمہ اس کے نیچے باقاعدہ آیت نمبر کے حوالے کے ساتھ دیا گیا ہے،
اور جو عمدہ وایمان افروز ترجمہ اور مختصر اور وقیع تفسیری حواشی پر مشتمل ہے، والحمدُ للہ جَلّ وعَلا،
پس مدینہ منورہ کی نسبت، (مدنی،) مدینے والی ہستی (آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ) سے سچی پکی محبت وعقیدت، اور فہمِ قرآن کے عظیم الشان اور جلیل القدر مقصد، تینوں باتوں کا تقاضا ہے کہ یہ تفسیر ہر مسلمان کے پاس، اور ہر مسلمان گھرانے کے اندر موجود ہو، تاکہ وہ گھر اور گھرانہ اس کی خیرات و برکات سے مالا مال، اور اس کے انوار وتجلیات سے منور ومعمور ہو سکے، عمدہ ودیدہ زیب طباعت کے ساتھ تقریباً ایک ہزار صفحات پر مشتمل ایک ضخیم جلد میں چھپنے والی اس عظیم الشان تفسیر کو اپنی حلال اور پاکیزہ کمائی سے خرید کر اس کو خود بھی پڑھیں، اور دوسرے نادار لوگوں کو خاص کر دینی مدارس کے طلبہ اور اساتذہ کرام (جن کی تعداد لاکھوں میں ہے والحمدللہ) پر تقسیم کر کے خود اپنے لئے، اپنے والدین کریمین، اور دوسرے خویش واقارب کے لئے، ایصالِ ثواب کی نیت سے تقسیم کر کے قیامت تک باقی رہنے والے صدقۂ جاریہ کا اہتمام کریں، اللہ تعالیٰ توفیق بخشے اور قبول فرمائے، امین ثم امین، یاربّ العالمین،
نوٹ نمبر 1: دینی مدارس کے طلباء واساتذۂ کرام کے لئے خصوصی رعایت،
نوٹ نمبر 2: صدقۂ جاریہ کے طور پر تقسیم کرنے والے حضرات کے لئے بھی خصوصی رعایت،
رابطہ نمبرز: 0333-5491331,0333-5256734,0333-5512250
خیر اندیش: مفتی محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ تحسین القرآن، اسلام آباد، یکے از خدام وتلامیذ حضرت شیخ التفسیر، حفظہم اللہ،